الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
شفیع المذنبین سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین
بعد حمد و صلوٰۃ کے جاننا چاہیے کہ اس زمانے میں عقاید و مسائل وغیرہ کا اختلاف
بہت پھیلا ہی حق بات کا تحقیق کرنا ضرور ہوا اور جو نہیں جانتے اونکو حکم ہے
کہ جاننے والوں سے پوچھیں بدین لحاظ اس عاجز نے ایک شخص سے
پوچھا کہ حقیقت اس قصے و جھگڑے کی کیا ہے کوئی کسی کو کافر مشرک بدعتی
کہتا ہے اور وہ اسکو بیدین اور بدمذہب وہابی نجدی کہتا ہے اور یہ قصہ
ہندوستان میں کب سے کسطرح کھڑا ہوا اوس شخص نے بیان کیا کہ مولوی
اسمٰعیل صاحب نے جب سے تقویۃ الایمان تصنیف کی یہ فساد
ہندوستان میں پھیل پڑا کہ اوسمیں باتیں خلاف عقائد اور مخالف مذہب
اہل سنت کی ہیں عبدالوہاب نجدی نے ایک مذہب نیا بنا کر مکے اور
مدینے اور طایف وغیرہ کے رہنے والوں کو اور تمام مسلمانوں اسکے چھوٹوں

کوکافر مشرک ٹھہرایا اوسکے لوگون نے جہاد نام رکھکر اون متبرک مکانونمین
بڑا قتل وظلم کیا اور مال ومتاع وہان کے رہنے والون کا اور دونون
حرم کے کارخانون کا بالکل لوٹ لیا حرم کا ادب کہ فرض ہے اور آدمی
وہان گناہ کے ارادے سے ماخوذ ہوتا ہے اور وہان کے جانور کا شکار
کرنا اور روانہ پانی سے بہگانا اور درخت کاٹنا اور پتے جھاڑنا حرام ہی کچہ نہ کیا
ایسے ایسے ظلم کئے کہ لکھنے کے نہین کہ بیان سے باہر ہونے تھے مساجد مقدسہ اور آثار متبرکہ
کہ بنا اونکی آخر وقت صحابہ اور اول زمان تابعین سے چلی آتی تھی اور
بعضے مسجدین کہ اصل بنا اونکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے
تھی سب کو ڈھاکر زمین سے برابر کر دیا یہان تک کہ مسجد قبا کو بھی
کہ جسکے فضائل صحیح حدیثون مین موجود ہین گرادیا کہ پیغمبر کے آثار اور
نشان ہونیکے سبب سب اوٹھا دیئے ہین واصل ہین پیغمبر نے جہان نماز
پڑھی یا بیٹھے یا رہے اس سبب سے وہان نماز پڑھنا اور اوسکو متبرک جاننا
شرک ہے چارون مذہب کے عالمون نے اون ملکون کے
اجماع اور اتفاق کیا اونکے کفر پر اور فوج اسلام نے بموجب حکم سلطان
روم کے اون پر جہاد کیا اور نام ونشان اونکا باقی نہ رکھا الحمد للہ اوس
مذہب کا ایک رسالہ کتاب التوحید نام ہندوستان مین آگیا تھا
تقویۃ الایمان گویا اوسی کی شرح ہے اوسکے بموجب مولوی اسمعیل
کے اوستادون سے لیکر صحابہ تک کوئی شرک وکفر سے نہین بچا اور
سب کافر مشرک ہوئے جاتے ہین اور خدا ورسول شرک وکفر کے پسند

کرنے والے اور حکم دینے والے ٹھہرتے ہیں اس سبب سے تمام سنی مسلمان
دیندار سمجھنے والے اونکو برا جانتے ہیں تھوڑیسی باتیں بطور نمونہ کے
یہ ہیں ایک بات یہ کہ غیب اضافی کو اللہ کے دینے سے بھی شرک
فی العلم میں داخل کیا کہ (جو کوئی کسی کو یون سمجھے کہ جب میں اوسکا
نام لیتا ہون زبان سے یا دل سے تو وہیں اوسکو خبر ہوجاتی ہے اور اوس
سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی تو وہ مشرک ہے فقط خواہ یون سمجھے
کہ یہ بات اونکو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے ہر طرح شرک ثابت
ہوتا ہے) دیکھو کہ یہ غیب اضافی ہے کہ ایک جزئی ایک چیز کا علم ہے
بلکہ ایک صنف بلکہ ایک نوع بلکہ ایک جنس بلکہ تمام عالم ترابی بلکہ عالم
انس و عالم جن و عالم ملک بلکہ ما کان و ما یکون بلکہ لوح محفوظ کا علم
بھی غیب اضافی ہے اور غیب اضافی خاص خدا سے نہیں ہے خدا کے
دینے سے غیر کو ہوسکتا ہے بلکہ واقع ہے وہ غیب کہ خاص اللہ
تعالیٰ سے ہے غیب مطلق ہے اور اوسمین اللہ تعالیٰ نے استثنا فرمایا ہے فلا یظہر
علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول نہیں مطلع کرتا اپنے غیب پر کسی کو
مگر جسکو کہ پسند کرتا ہے اور وہ رسول ہوتا ہے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب قدس سرہ نے اس آیت کی تفسیر میں خوب تفصیل کردی ہے کہ
غیب مطلق خاص ہے اور اوسمین استثنا اور اولیا کو لوح محفوظ پر اطلاع
ہوتی ہے مولوی اسمٰعیل نے مطلق اور اضافی میں تمیز نہ کی آپنے پہلے
لکھا کہ ہر چیز کی ہر وقت خبر برابر رکھنی اللہ ہی کی شان ہے اور پھر اس بنا پر

لکھا کہ جو کوئی کسی کو یوں سمجھے کہ جب میں اوسکا نام لیتا ہوں تو اوسکو خبر ہو جاتی ہے مشرک ہو اسی طرح اسی طرح یہ سمجھے کہ ایک شخص ہر خبر میں ہے ملا علی قاری نے مرقاۃ میں حدیث جبرئیل کی شرح میں شیخ کبیر ابو عبد اللہ کے معتقد سے نقل کیا کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ بندہ احوال میں انتقال کرتا ہے یہاں تک کہ صفت روحانیت کی طرف رجوع کرتا ہے پس جانتا ہے غیب کو اور اوسکے لیے طے ارض ہوتا ہے اور پانی پر چلتا ہے اور نگاہوں سے غائب ہو جاتا ہے اور اس عقیدہ کی توفیق میں ساتھ آیہ کریمہ لا یعلمہا الا ہو کے لکھا کہ غیب کے مبادی پر سوائے اللہ کے کوئی مطلع نہیں ہوتا اور لواحق پس یہ کہ ظاہر کردی اللہ تعالی اپنے بعضے دوستوں پر اپنے علم کی لوح اور یہ غیب مطلق نہیں ہے غیب اضافی ہے اور یہ اسطرح ہوتا ہے کہ روح پاک جب نورانی ہو جاتی ہے اور اوسکا نور بڑھ جاتا ہے تو لوح محفوظ کے نقشوں کا اوسمیں عکس پڑتا ہے اور تعینات پر مطلع ہوتا ہے اور عالم سفلی کے اجسام میں تصرف کرتا ہے بلکہ اللہ تعالی کی معرفت کہ سب سے بڑی عطا ہے حاصل ہوتی ہے پھر اور چیز کا کیا کہنا ہے یہ خلاصہ ہے مرقاۃ کا اور اوسی کتاب میں صلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم کی شرح میں لکھا ہے قاضی نے کہا کہ پاک نفس جب بدنی علاقوں سے خالی ہو جاتے ہیں عروج کرتے ہیں اور ملاء اعلی سے مل جاتے ہیں اور اونکے واسطے کوئی حجاب باقی نہیں رہتا پس

کل کو دیکھتے ہیں اپنے مشاہدے سے یا فرشتہ کے خبر دینے سے مولوی
اسمٰعیل کی جرأت دیکھو کیسی بے باکی سے لکھدیا کہ خواہ یہ عقیدہ
اولیا انبیا سے رکھے خواہ بھوت پری سے حضرت مولانا
شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ ویکون الرسول علیکم شہیدا
کی تفسیر میں لکھتے ہیں اور ہو رسول تمہارا گواہ تم پر اسواسطے کہ وہ نور نبوت
سے مطلع ہے اپنے ہر دین والے کے رتبہ پر کہ کس درجے کو پہونچا ہے اور
ترقی نہ ہونے کا حجاب کیا ہے پس پیغمبر جانتا ہے تمہارے گناہوں کو اور
ایمان کے درجوں کو اور اچھے برے اعمال کو اور تمہارے اخلاص
ونفاق کو اور روایتوں میں آیا ہے کہ ہر نبی کو اوسکی امتوں کے عملوں
پر مطلع کرتے ہیں کہ فلانا آج یہ کرتا ہے اور فلانا یہ کہ قیامت کے دن ادائے
شہادت کر سکے یہ خلاصہ ہے تفسیر عزیزی کا قسطلانی نے مواہب میں
لکھا فرق نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت وحیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دیکھنے میں اپنی امت کو اور جانتے ہیں اونکے احوال ونیات وعزائم
وخواطر کو اور یہ ظاہر ہے آپکے نزدیک چھپا نہیں پس اگر تو اعتراض
کرے کہ یہ صفتیں خاص ہیں اللہ تعالیٰ کے واسطے تو جواب یہ ہے
کہ جو انتقال کرتا ہے عالم برزخ کیطرف مومنین سے جانتا ہے زندوں
کے احوال کو غالبا اور بہت واقع ہوا ہے جیسا کہ اوسکے محل میں لکھا
ہوا ہے اور بھی شروح احادیث میں اس حدیث کے بیان میں کہ جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتا ہے آپ اوسکا جواب دیتے ہیں لکھا ہے کہ اگر ہر ایک

لحہ مین سلام بھیجنے والے کروڑون سے زیادہ ہون آپ کا التفات سب
کے جواب کو وسعت رکھتا ہے کسی نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین
کیونکر جواب دیتے ہین اونکا کہ سلام بھیجتے ہین زمین کے مشارق و
مغارب سے کیا اچھا جواب دیا کہ جیسے آفتاب بیچ آسمان کے ہوتا ہے
اور نور اوسکا مشارق و مغارب کے سب شہرون پر پڑتا ہے فقط اور سلام کا
جواب دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے نہین ہے شہداء
اُحد کے حق مین بھی فرمایا ہے قسم ہے اوسکی کہ میری جان اوسکے ہاتھ
مین ہے کہ نہ سلام بھیجے گا اون پر کوئی قیامت کے دن تک مگر کہ وہ
اوسکا جواب دینگے یہ حدیث بھی مواہب مین ہے اور عرض اعمال
کو بھی خصوصیت حضرات انبیا علیہم السلام سے نہین ہے اور اونکے واسطے
بھی ثابت ہے امام احمد کی مسند مین انس بن مالک سے اور
اوسط طبرانی مین ابو ایوب انصاری سے اور مسند ابو داؤد
طیالسی مین جابر بن عبد اللہ سے حدیثین عرض اعمال کی اقارب
پر موجود اور وہ جو بعضے روایتون مین دن کا ذکر ہے سو واسطے اختصاص
کے ہے یعنے اس دن کو اس کام سے خصوصیت ہے اور دنون کی نسبت
کہ زیادہ ہوتا ہے نہ واسطے حصر کے کیونکہ دوسری روایتون مین ہر دن
بھی مذکور ہے اور بعضے روایتون مین اللہ تعالیٰ پر عرض اعمال مین
بھی دن کا ذکر ہے شیخ علامہ ابن حجر نے منح مکیہ مین وسع العٰلمین
علما و حکما کی شرح مین لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم واسع ہے ادمی

اور فرشتے اور جن کے عالموں کو کیونکہ اللہ تعالی نے اونکو مطلع کر دیا
عالم پر پس دیئے گئے علوم اوّلین وآخرین ما کان و ما یکون کے
اور دوسری جگہہ لکھا ہے کہ اکثر علوم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے متعلق ہین ساتھ مغیبات کے حدیث مشہور کی دلیل سے کہ فرمایا
تعلیم کیا گیا ہین علوم اوّلین وآخرین کے اور علم غیب جو خاص ہے اللہ تعالے
سے وہ احاطہ اور شمول کی راہ سے ہے سو منافی اسکی نہین ہے کہ اللہ
تعالی بعض خواص کو مطلع کرے بہت سے مغیبات پر یہانتک کہ
اون پانچ پر کہ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزین
ہین کہ نہین جانتا اونکو مگر اللہ شفای قاضی عیاض مین لکھا ہے
اللہ تعالی نے مطلع کیا آنحضرت کو علم ما یکون و ما کان اور اپنی
عجائب قدرت اور عظیم ملکوت سے فرمایا وعلمک ما لم تکن تعلم وکان
فضل اللہ علیک عظیما عقلین حیران ہین اللہ کے فضل کی تقدیر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور زبانین گونگی ہین اس بیان سے شاہ ولی اللہ
صاحب نفائس العارفین مین شیخ ابو الرضا محمد سے نقل کرتے
ہین کہ آدمی کی روح مین ایک قوت ہے کہ وہ لوح تعینات کی ہے جب نبی
وہان سے علوم لیتا ہے وحی کے فرشتے کا توسط وہان نہین ہوتا اور
جو ولی وہان پہنچے الہام کے فرشتے کی حاجت نہین رکھتا دوسری
بات تقویۃ الایمان مین مشکل کے وقت کسی کے پکارنے اور
اوس سے مدد چاہنے کو اگرچہ یون سمجھے کہ اللہ تعالے نے اوسکو ایسی

قدرت بخشی ہے شرک فی التصرف مین داخل کیا) اور یہ قہر کیا کہ انبیا اولیا بھوت پری کو اسمین یکسان کر دیا حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ سورہ انشقت کی تفسیر مین مردون کے حال مین لکھتے ہین بعضے خاص اولیا کو کہ تکمیل وارشاد بنی نوع کا جارحہ کر دیتے ہین اس حالت مین تصرف دنیا مین دیا اور اونکا استغراق بسبب کمال وسعت اونکے مدارک کے اسطرف کی توجہ سے مانع نہین ہوتا اویسی لوگ اون سے باطن کے کمالات حاصل کرتے ہین اور حاجتمند اور مرادون والے اپنی مشکلات حل اونسے طلب کرتے ہین اور پاتے ہین اور اونکے حال کی زبان اوسوقت مین یہ کہتی ہے مصرع من آیم بجان گر تو آئی بتن۔ شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ بالغہ مین لکھتے ہین جب مرجاتا ہے فرشتون مین ملجاتا ہے اور اونھین مین سے ہوجاتا ہے اور جو وہ کرتے ہین یہ کرتا ہے اور اونکا سا الہام کرتا ہے اور یہ لوگ کبھو مشغول ہوتے ہین اللہ کا کلمہ بلند کرنے مین اور اللہ کے گروہ کی مدد کرنے مین ملا علی قاری کے کلام مین او پر گذرا کہ عالم سفلی کے اجسام مین تصرف کرتے ہین حصن حصین مین لکھا ہے جسکو حاجت ہو وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا پڑھے اوس دعا مین ہے یا محمد انی توجہت بك الیٰ ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی ملا علی قاری شرح مین لکھتے ہین ایک روایت مین آیا ہو لتقضی معروف کے صیغہ سے یعنے قضا کرو تم اے محمد حاجت میری یہ مجاز ہی

شیخ عبد الحق نے جذب القلوب مین نقل کیا کہ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمانؓ کی خلافت مین ایک حاجتمند کو یہ عمل بتلایا اوسنے کیا حاجت اوسکی برآئی اور بھی حصن حصین مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ کرے مدد مانگنے کا تو پکارے مدد کرو میری اے بندون اللہ کے شارح لکھتے ہین کہ مراد ابدال ہین یا فرشتہ یا جن مولوی اسمعیل نے مشکل کے وقت پریون او پیغمبرون اور امامون اور فرشتون اور پریون کو پکارنا برابر شرک لکھدیا اکیا تماشا ہے کہ صراط المستقیم مین جو اپنے پیر سید احمد کے بیان کمالات مین بنائی اوسمین لکھا کہ ایک مقام والون کو عالم مثال وشہادت مین تصرف کا ماذون مطلق کردیتے ہین تیسری بات یہ کہ شرک فی العبادت کے بیان مین چند افعال واعمال کو کہ شرعا کوئی ان مین سے مکروہ کوئی حرام کوئی مباح کوئی مستحب سب کو شرک لکھدیا خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہین یا یون سمجھے کہ انکی اسطرح تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اوسمین پیغمبر بھوت پری تھان چلہ کو برابر کردیا اسمین کسی کلام مین پہلا یہ ہے کہ اہل سنت کے مذہب مین مدار کفر وایمان کا تصدیق قلب پر ہے اور اقرار رکن زائد ہے یا شرط اجرای حکم کا دنیا مین تقویۃ الایمان مین افعال واعمال کو رکن کفر کا ٹھہرایا اقرار واظہار تصدیق کو محض لغو کردیا یہ مذہب خارجیون کا ہے کہ معصیت شرک ہے دوسرا کلام خاص خاص اون افعال مین

سو سب افعال تعظیم مین بڑھکر سجدہ ہے وہ بھی بہ نیت عبادت شرک ہی
اور سجدہ تحیت شرک و کفر نہین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتون کو حکم کیا
واسطے آدم علیہ السلام کے اور یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام
کو کیا اگلے شریعتون مین جایز تھا اس شریعت مین حرام ہوگیا مذہب
صحیح یہی ہے یہ تفصیل تفسیر عزیزی مین ہو اور مولوی اسحاق کو
بھی مائۃ المسائل مین اس تفصیل سے اقرار جب سجدہ بھی بے نیت
و اعتقاد عبادت کے شرک نہین ہی تو اور کام کہ سب اوس سے کمتر ہین
بے نیت عبادت کے کیونکر شرک ہو جاوین پھر اون کامون مین لکھا
ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا باوجودیکہ قیام کو اختصاص نماز سے بلکہ عبادت
سے بھی نہین ہے جیسا کہ تفسیر عزیزی مین لکھا ہے اور ہاتھ باندھنا تو
سخت مختلف فیہا ہے مالکیہ نہین باندھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے آداب زیارت مین لکھا ہے شیخ عبد الحق نے جذب القلوب
مین لکھا ہو اور کرمانی سے نقل کیا فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ
کھڑا ہو جیسا کھڑا ہوتا ہے نماز مین اور اختیار شرح مختار سے نقل کیا
حیات القلوب وغیرہ مناسک مین بھی لکھا ہے پھر اون کامون
مین لکھا یا ایسے مکانون مین دور دور سے قصد کر کر جاوے اور مشکوۃ
وغیرہ کتب حدیث مین صاف موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو آویگا میری زیارت کو قصد کر کر اور سوائے زیارت کے
کچھ اور مطلب نہو میرے اوپر اوسکا حق ہے اور مین اوسکا شفیع ہونگا

پھر اون کاموں مین لکھا کہ وہان کے گرد پیش کے جنگل کا ادب کرے
اور حدیثون صحیح حرم مدینہ مین بکثرت موجود اور تعظیم وتکریم حرم مدینہ
مین کسی کو کلام نہین پھر اون کاموں مین لکھا چادر چڑھانا چھتر
کھڑے کرنا مورچھل جھلنا شامیانہ کھڑا کرنا ان کاموں کو داخل کرنا
اونہین کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کئے ہین اللہ تعالیٰ پر افترا ہے
کلام جایز ناجایز مین نہین ہے اور قبر پر شامیانہ کا حال یہ کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑا کیا حضرت ام المومنین زینب بنت
جحش کی قبر پر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کی قبر پر
اور محمد بن حنفیہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی قبر پر اور
فاطمہ بنت حسین نے اپنے خاوند حسن بن حسن علیہ السلام کی قبر
پر یہ سب عینی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے پھر اون کاموں مین مجاور
بنکر بیٹھ رہے اور مجاورت مکہ معظمہ کی مختلف فیہ ابو حنیفہ اور مالک کے
نزدیک مکروہ اور مدینہ منورہ کی مجاورت کے فضایل صحیح حدیثون مین
موجود غرض تمام باتون کا یہی حال ہے طول کے لحاظ سے اسی قدر
پر اکتفا کی گئی اور افعال عبادت کا حال جب معلوم ہو گیا تو جن کو افعال
عبادت مین شمار کر کر شرک ٹھہرایا ہے اونکی تفصیل اغلاط ضرور نہین ہے
کہ ہر دیکھنے والا سمجھ سکتا ہے چوتھی بات اہل سنت کے مذہب مین
سوائے کفر کے سب گناہ قابل بخشنے کے ہین اور کفر عام ہی شرک سے
کہ وہ بھی ایک قسم کفر کی ہے تقویۃ الایمان مین لکھا کہ شرک نہ بخشا جاویگا

پھر اگر بڑے درجے کا شرک ہے کہ آدمی جس سے کافر ہوجاتا ہے تو اوسکی سزا یہی ہے کہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہے گا اور جو ورلے درجے کے شرک ہین اونکی سزا جو اللہ کے ہان مقرر ہے سو پاوے گا باقی گناہ اللہ کی مرضی پر چاہے دیوے چاہے معاف کرے) فقط سوائے کفر کے اور بھی چیز کا نہ بخشا جانا خلاف ہے مذہب اہل سنت کے او ریلتا ہوا بشر مریسی و خالدی وغیرہ جاہلان بیوقوف کے مذہب ہے کہ تفصیل اوسکی تفسیر عزیزی مین ہے پانچوین بات اہل سنت کے مذہب مین شفاعت پیغمبرون اور مقبول بندون کی گناہ کبیرہ والون کے حق مین اگرچہ بے توبہ مرے ہون ثابت ہے کہ بعضے بے حساب بسبب شفاعت کے بہشت مین جاوینگے اور بعضے باوجود ثابت ہوجانے اس بات کے کہ دوزخ کے مستحق ہین بسبب شفاعت کے دوزخ مین نجاوینگے اور بعضے دوزخ مین جاکر بسبب شفاعت کے نکل کر بہشت مین جاوینگے بعضون کے بسبب شفاعت کے درجے بلند ہونگے بعضے کافرون کو بسبب شفاعت کے عذاب مین تخفیف ہوگی اور اہل سنت کا مذہب ہے الشفاعۃ حق یعنے ہونے والی ہے یقینا اللہ تعالیٰ کے وعدے کے موافق عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا بیشک پہونچاویگا رب تیرا تجکو مقام محمود مین صحیح بخاری وغیرہ صحاح مین اور کتب معتبرہ تفسیر مین لکھا ہے کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی

اور دیگا تجکو رب تیرا یہان تک کہ تو راضی ہو تفسیر عزیزی مین لکھا ہی
کہ جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مین راضی نہونگا یہان تک کہ ایک ایک کو اپنی امت سے بہشت
مین داخل کرون لا یملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمن عہدا
مالک شفاعت کے نہونگے مگر جسنے اللہ سے عہد لیا اور حدیث اس
باب مین بیشمار ہین اور شفاعت شافعین کا انکار تو کیا توقف بھی
اونمین کفر ہی اور معتزلہ صرف ایک قسم کے انکار سے کہ مرتکب کبیرہ
کے جو بے توبہ مرے شفاعت نہوگی منکر شفاعت اور مردود ٹھہرے
تقویۃ الایمان مین شفاعت بالوجاہت اور شفاعت بالمحبت کا انکار
کرکے گویا قرآن کا انکار ہے کہ وجیہہ اور محبوب ہونا خاص بندون کا
قرآن سے ثابت ہی لکھا کہ شفاعت بالاذن ہو سکتی ہی اور اوسکی
شرح یون کی کہ ہمیشہ کا چور نہین نفس کی شامت سے قصور ہو گیا
سو اوسپر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا اور بادشاہ کے آئین کو سر اور
آنکھون پر رکھکر اپنے تئین تقصیر وار سمجھتا ہے اور لایق سزا کے سو اسکا
یہ حال دیکھکر بادشاہ کے دل مین اوسپر ترس آتا ہی مگر آئین بادشاہت
کا خیال کر کر بے سبب درگذر نہین کر سکتا کہ کہین لوگون کے دل مین
اس آئین کی قدر نہ گھٹ جاوے سو کوئی امیر وزیر بادشاہ کی مرضی
پاکر اوس تقصیر وار کی سفارش کرتا ہے اور بادشاہ اوس امیر کی
عزت بڑھانے کو ظاہر مین اوسکی سفارش کا نام کر کر اوس چور کی تقصیر

معاف کر دیتا ہے اسطرح کی شفاعت ہو سکتی اور جس نبی ولی
اکا قرآن حدیث مین مذکور ہے اوسکے یہی معنے ہین فقط) دیکھو
کیا اہل سنت سے کہ شفاعت کو خاص کیا توبہ والے سے اور معتزلہ
کے طریق پر چلے اور اللہ تعالی کی جناب مین کیسی بے ادبیان ہین کہ
پابند سبب کا اور محکوم آئین کا اور مجبور اور عاجز کہ نہین کر سکتا اور دھوکہ باز
ٹھہرانا اس غرض سے کہ آئین کی قدر نہ گھٹ جاوے اور محتاج دوسرونکا
کہ اگر وہ سفارش نکرین تو دل کی خواہش دل ہی مین رہ جاوے اور
طرح طرح کی خرابیان اس کلام مین بھرے ہین تفصیل مین طول ہے
اور تمام کتاب کا یہی حال ہے کہ دین اور مذہب کی اصلا قید نہین
نہ خدا کا ادب نہ انبیا اولیا کا اور آیت حدیث جو اوسمین مذکور ہین محض
بے محل اور معنے و فائدے جو لکھے ہین سو غلط خلاف صحیح تفسیر کے اور
مخالف جمہور کے اکثر جگہہ اوسکے فائدون کو اوسکے ترجمہ سے ربط و
مناسبت نہین نری ابلہ فریبی کی ہے اور تقویۃ الایمان تصنیف
کرنے سے پہلے خود مولوی اسمٰعیل بھی ایسے نہ تھے جن باتون کو
تقویۃ الایمان مین نسبت انبیا اولیا کے کفر و شرک ٹھہرایا ہے صراط
المستقیم مین سید احمد کے واسطے انکے مناقب و کمالات مین
لکھا اگرچہ اوس کتاب مین بھی کچھ پاس دین و مذہب کا نہین ہے
اسمین تفریط اوسمین افراط سید احمد کو لکھا کہ کمالات طریق نبوت
بذروہ علیای خود رسیدند اور اون کمالات کے بیان مین لکھا کہ ایک

شفاعت

صراط المستقیم کا حال

مقام والون کو علوم کلیہ شرعیہ ایک قسم کی وحی سے پہونچتے ہین اونکو انبیا
کا شاگرد بھی کہہ سکتے ہین اور انبیا کا ہم استاد بھی اور اونکو پیغمبرون کی
عصمت ہوتی ہے دیکھو کیسا کھلا ہوا دعوی نبوت کا ہے ایک مقام
والون کو خدا سے ہمکلامی ہوتی ہے اور شرح عقاید جلالی وغیرہ مین اسے
کفر لکھا ہے سید احمد کو لکھا کہ بکمال مشابہت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مخلوق تھے اسی سبب سے امی رہے اور شفاء قاضی وغیرہ مین
صاف لکھا ہے کہ کسی کو مشابہت دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
امی ہونے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی ہے اور مرتکب
رسالت کی تحقیر آنحضرت کا امی ہونا کمال تھا اورون کے واسطے
عیب ہے اس قسم کی باتین بھی اوسمین بہت ہین اور مولوی اسحاق
صاحب بھی آخر کو اوسطرف جھک گئے تھے اگرچہ اونکی کتابون مین
مولوی اسمٰعیل صاحب کا زور شور نہین ہے لیکن جن باتون کو
کہ مولوی اسمٰعیل صاحب صاف صاف مطلق شرک وکفر کہتے
ہین مولوی اسحق صاحب اونمین کسی کو مکروہ کسی کو حرام کسی کو
مختلف فیہ کسی مین تفصیل لکھدیتے ہین مگر وہ جو اصل باتین
عبدالوہاب نجدی کے مذہب کی ہین اونکے کلام مین بھی ہین کہین کھلی
ہوئی کہین دبی ہوئی اس سبب سے کم علم ناواقف لوگ اونکے
حال مین متردد ہین اور جنکو علم وفہم ہے وہ سمجھتے ہین اور اونکی کتابون
کی عیب پوشی کا ایک پردہ یہ بھی ہے کہ ہر جگہ سند عقاید حدیث تفسیر فقہ

تصوف کی کتابون سے نقل کرتے ہین اور حال اوسکا یہ کہ نقل مین تحریف
و تصرف ہوتا ہی کہین عبارت بیچ مین سے اوڑادی کہین بڑھادی
کہین مردودقول کے نقل پر کفایت کردی ہی کہین ایک عبارت کسی
دعوے کی دلیل لکھدی کہ اوسکے معنی کو اوس دعوے سے کچہ علاقہ
نہین ہوتا ایک کتاب مین کچہ لکھا پھر آپ ہی دوسری کتاب مین اوسکے
خلاف بلکہ ایک ہی کتاب مین ایک جگہہ کی دوسری جگہہ اوسکے خلاف
لکھا اسطرح کی خرابیان اونکی کتابون مین بہت ہین تمام ہوا خلاصہ
اوس شخص کی تقریر کا عاجز کو یہ حال سنکر تعجب آیا کہ میلان خاطر
مولوی اسمعیل صاحب اور مولوی اسحاق صاحب کی طرف
رکھتا تھا اور اتنا علم نہین کہ بحث کرے اوس شخص سے پوچھا کہ یہ جو
آپنے مولوی اسمعیل صاحب اور مولوی اسحاق صاحب کا اور
اونکے کتابونکا حال بیان کیا صرف آپ ہی کی تحقیق و تقریر یا اونکے
آگے پیچھے اور کسی عالم نے بھی ایسا کہا ہی کہ جیسا آپنے بیان کیا یہ لوگ
حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے اپنے مین ہمارے خیال
مین اونکا ایسا ہونا نہین آتا اوس شخص نے جواب دیا کہ جس وقت
مولوی اسمعیل صاحب نے یہ مذہب اختیار کیا اور تقویۃ الایمان
لوگونکی نظرون سے گذری اوسیوقت سے تمام علما و صلحا نے اونپر
ملامت کی اور سب سے بیشتر اور بیشتر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
کے خاص شاگردون اور عزیزون نے اونکے روبرو تقریر و تحریر سے

و تشنیع کی اور اونسے جواب کا سرانجام نہو سکا مولوی رشید الدین خان مرحوم کہ حضرت مولانا صاحب کے شاگردون مین سردفتر تھے اور مولوی فضل حق صاحب کہ یگانۂ عصر ہین اور مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی موسی صاحب صاحبزادے حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کے اور آخون محمد شریف صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب اور مولوی محمد حیات صاحب اور مولوی حاجی قاسم صاحب اور مولوی رحمۃ اللہ صاحب اور مولوی محمد صاحب وغیرہم تمام اہل علم تلامذۂ حضرت مولانا صاحبان وغیرہ متفق ہوئے انکے رد و ابطال پر اور منگل کے دن انتیسوین ربیع الثانی ۱۲۴۰ سنہ ہجری کو جامع مسجد مین اکثر اون بزرگون نے مجمع خاص و عام مین مولوی اسمٰعیل صاحب اور مولوی عبد الحی صاحب سے گفتگو کی مولوی اسمٰعیل صاحب تو غصہ سے مغلوب ہوکر کلام نہ کر سکے اور چلے گئے مولوی عبد الحی صاحب نے کچھ کلام کیا سو ملتا ہوا جمہور سے مخالف اپنے نئے طریقے کے مثلاً لکھدیا کہ بوسہ دہندۂ قبر مشرک نہیت اور سیوم کی فاتحہ مین اقرار کیا کہ اگر ثواب اس دن مین زاید نہین جانتا اور برعایت مصلحت کرتا ہے ممنوع نہین تفصیل اس حال کی نقل محفل مین کہ نہایت مشہور ہی موجود مولوی فضل حق صاحب نے اونکے روبرو اونکی تکفیر کی اور تحریر کی شفاعت کے بحث مین تقویۃ الایمان کی عبارت پر اور کچھ مولوی اسمٰعیل صاحب نے

بھی لکھا پھر اوسکو رد کیا مولوی فضل حق صاحب نے اور ایک
فتوی مبسوط لکھا اور اوس رسالہ کا نام تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی
رکھا اور ملخص اوسکا جو آخر مین خود اونھون نے لکھا ہے یہ ہی حالا خلاصہ
فتوی و جواب استفتا باید شنید کہ مستفتی در استفتا سہ سوال کردہ یکے آنکہ
کلام این قایل حق ہست یا باطل دوم آنکہ کلامش بر استخفاف و
استنقاص شان خطیر القدر واجب التوقیر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
اشتمال و دلالت دارد یا نہ سیوم اینکہ بر تقدیر اشتمال و دلالت آن بر شناعت
استخفاف و انتقاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہ حال و حکم مرتکب آن شرعا
چیست و او از روی دین ملت کیست جواب سوال اول اینست کہ کلام قایل
مذکور از سرتا پا کذب و زور و فریب و غرور ہست چہ او نفی سبب بودن بہ شفاعت
براہ نجات گنہگاران و نفی شفاعت وجاہت و شفاعت محبت از آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم و حضرات سایر انبیا و ملائکہ و اصفیا می کند این اعتقاد
او خلاف کتاب مبین و احادیث سید المرسلین و اجماع مسلمین ہست کما ثبت
فی المقام الاول مفصلا و قد بان بطلان بعض کلماتہ فی المقام الثانی
معللا جواب سوال ثانی اینست کہ کلام او بلا تردد و اشتباہ بر استخفاف منزلت
جاہ آن سرور مقربان بارگاہ حضرت الہ و انتقاص شان سائر انبیا و ملائکہ
و اصفیا و شیوخ و اولیا اشتمال و دلالت دارد چنانکہ در مقام ثالث مذکور وفیما
سبق بعض از سطور شد جواب سوال ثالث اینست کہ قایل آن کلام لاطایل
از روی شرع مبین بلاشبہ کافر و بیدین ہست ہرگز مومن و مسلمان نیست

وحکم او شرعاً قتل و تکفیر است و هر کہ در کفر او شک آرد و تردد دارد یا این
استخفاف را سہل انگارد کافر و بیدین و نامسلمان و لعین است مالا
در کفر و بیدینی کمتر است از کسیکہ این کلام ضلالت نظام را صواب
مستحسن پندارد و اعتقاد این کلام را از عقائد ضروریہ دین شمارد و
انکس در کفر با قایل ہمسر بلکہ در استخفاف از و بالاتر است چہ او استخفاف
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و سایر انبیا و ملائکہ و اولیا را مستحسن و اشت
ضروریات دین پنداشت و ہمچنین کسیکہ ظاہرا یا باطنا پاسداری
قایل و چنین مسایل روا دارد و برای حفظ حرمت او در اہل علم
ولایات دور از کار برروی کار آردچہ او نیز مرتکب استخفاف شان حضرت
سید الثقلین وسیلۃ الخلق فی النشأتین شد کہ پاسداری بیدینی را
بر احترام آن سید الانام علیہ التحیۃ والسلام رجحان داد و بخوف ملامت
بلکہ بمقتضای بدبختی و شقاوت در پی اثبات انچہ بر استخفاف انحضرت
دلالت دارد افتاد و این ہمہ کفر و زندقہ است و الحاد اعاذنا اللہ من
ذلک بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد دیکھیے یہ تحریر ہے مولوی فضل حق
صاحب کی اور اکثر علماء شاہجہان آباد کی مہریں اوسپر ہیں اور
مولوی اسمعیل صاحب یا اونکے کسی پیرووں سے اوسکے جواب
کا سرانجام نہوسکا مولوی مخصوص اللہ صاحب نے تقویۃ الایمان
کا رد لکھا اور اوسکا نام رکھا معید الایمان مولوی مفتی محمد صدر الدین
خانصاحب نے سفر میں واسطے زیارت قبور کے عقیدہ اسمعیلیہ کا

رد لکھا نام اوسکا ہی منتہی المقال علماء بریلی نے تقویۃ الایمان کا رد
لکھا نام اوسکا ہی صحیح الایمان علماء رامپور نے تقویۃ الایمان کے متعدد
رد لکھے کہ بعضے بمبئی مین مطبوع بھی ہوئے اور اوس ملک کے عالمون
نے بھی اوسکے رد لکھے کہ مطبوع وہان کے موجود علماء لکھنؤ نے اوسکے
مقدمات کو رد کیا مولوی محمد حیدر صاحب خلف الصدق حضرت
مولانا محمد مبین صاحب اور مولوی محمد یوسف صاحب
وغیرہما نے تحریر کی علماء مدراس اور علماء حیدرآباد نے بھی اوسکو
رد کیا اور وہان تو بعد قائلی معقولی کے اس مذہب والونکا ایسا
استیصال ہوا کہ نام و نشان باقی نہ رہا کہ اکثر اون تحریرون مین سے
بالفعل موجود ہین اوس وقت سے ابتک جو دیندار عالم تھے کسی نے
اونکے مذہب کو تسلیم نہین کیا جو علوم دینیہ سے ناواقف تھے خواہ اس سبب
سے کہ نرے جاہل تھے یا یہ کہ کتاب عربیت منطق وغیرہ کی پڑھین تحقیق
علوم دینیہ سے عاری تھے پہلی شہرت کے دھوکے اور نئی بات کی مزے
سے اس دام مین پھنس گئے پھر اگر سمجھے بھی تو نفسانیت اور تعصب
سد راہ ہوا یہ حال ہی مولوی اسمٰعیل صاحب کا اور اونکی کتاب کا جو
آگے پیچھے لوگون نے اور حضرت مولانا صاحب کے خاندان والون
نے کہا اور لکھا ایسے ہی مولوی اسحاق صاحب سے اونکے روبرو
کلام کیا مولوی حاجی قاسم صاحب نے اور مولوی کریم اللہ
صاحب نے تحریر کی اور مولوی شاہ احمد سعید صاحب نے بھی رد

لکھا اور بہت لوگون نے اونکو رد کیا ہے صرف میری ہی تحقیق
نہین ہی جسطرح چاہیئے تحقیق کر لیجئے تمام ہوئی تقریر اوس شخص کی
اس عاجز نے اکثر اون رسالون کو جن کا اس تقریر مین مذکور ہے
دیکھا ہر چند لیاقت اور قابلیت نہین رکھتا مگر بسبب ہندی فارسی
زبان ہونیکے اسقدر تو یقین معلوم ہو گیا کہ ان کتابون مین بہت عالمون
کو کلام ہی اور اونمین بہت باتین برخلاف اگلون کے اور مخالف طریقہ
حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے ہین اور غلط و صحیح ہونا
اونکا جب یقین کیا جاوے کہ دوسرے طرف کے لوگ بھی اس باب
مین اپنی تحقیق بیان کرین سو عاجز نے مولوی اسمٰعیل صاحب
اور مولوی اسحٰق صاحب کے موافق لوگون سے اون باتون کو
پوچھنا شروع کیا اور جناب مولوی مخصوص اللہ صاحب خلف الصدق
مولانا شاہ رفیع الدین صاحب اور بھتیجے حضرت مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب کی خدمت مین ایک عریضہ لکھا اس سبب سے کہ
اونکا نام بھی اوس شخص کی تقریر مین تھا عبارت اوس عریضہ کی یہ
ہے بعد گذارش آداب تسلیمات کے عرض ہی کہ تقویۃ الایمان مشہور
ہونیکے وقت سے لوگون مین بڑی نزاع ہی مخالفین کہتے ہین کہ وہ
کتاب خلاف ہی تمام سلف صالح اور سواد اعظم کے اور مخالف مصنف
کے خاندان کے اور اوس کتاب کی رو سے اونکے اوستادون سے
لیکر صحابہ تک کوئی کفر و شرک سے نہین بچا اور اونکے موافق لوگ

کہتے ہین کہ وہ کتاب موافق سلف صالح اور اونکے خاندان کے ہی چونکہ
اس بات کو جیسا آپ جانتے ہونگے غالب کہ دوسرا نجانتا ہو اہل
البیت ادری بمافی البیت اس خیال سے چند باتین معروض ہین
امید کہ جواب باصواب مرحمت ہو پہلا سوال تقویۃ الایمان آپ کے
خاندان کے موافق ہی یا مخالف دوسرا سوال لوگ کہتے ہین کہ
اوسمین انبیا اولیا کے ساتھ بے ادبی کی ہی اوسکا کیا حال ہی تیسرا
سوال شرعًا اوسکے مصنف کا کیا حکم ہی چوتھا سوال لوگ کہتے
ہین کہ عرب مین جو وہابی پیدا ہوا تھا اور اوسنے نیا مذہب بنایا علماء
عرب نے اوسکی تکفیر کی تقویۃ الایمان اوسکے مطابق ہی اوسکا کیا حال
ہی پانچوان سوال وہ کتاب التوحید جب ہندوستان مین آئی
آپ کے حضرت عم بزرگوار اور حضرت والد ماجد نے اوسے دیکھکر کیا
فرمایا تھا چھٹا سوال مشہور ہی کہ جب اس مذہب کی نئی شہرت
ہوئی تو آپ جامع مسجد مین تشریف لیگئے اور مولوی رشید الدینخان
صاحب وغیرہ تمام اہل علم آپ کے ساتھ تھے اور مجمع خاص و عام
مین مولوی اسمعیل صاحب اور مولوی عبدالحی صاحب کو ساکت
و عاجز کیا اسکا کیا حال ہی ساتوان سوال اوسوقت آپ کے خاندان
کے شاگرد اور مرید اونکی طور پر تھے یا آپ کے موافق امید کہ جواب ان
سب مراتب کا صاف صاف مرحمت ہو کہ سبب ہدایت ناواقفون کا
ہی اوسکے جواب مین عنایت نامہ جناب مولوی مخصوص اللہ

صاحب کا اس مضمون سے آیا پہلی بات کا جواب یہ ہی تقویۃ الایمان
کہ میں نے اوسکا نام تفویۃ الایمان ساتھ فا کے رکھا ہی اور اوسکی رد
مین رسالہ جو مین نے لکھا ہی اوسکا نام معید الایمان رکھا ہی اسمٰعیل
کا رسالہ موافق ہمارے خاندان کے کیا کہ تمام انبیا اور رسولوں کی توحید
کے خلاف ہی کیونکہ پیغمبر سب توحید کے سکھانے کو اور اپنی راہ پر چلانے کو
بھیجے گئے تھے اوسکے رسالہ مین اوس توحید کا اور پیغمبروں کی سنت کا
پتا بھی نہیں ہی اوسمین شرک و بدعت کی افزاد گن کر جو لوگوں کو سکھلاتا
ہی کسی رسول نے اور اونکے خلیفہ نے کسی کام کا نام لیکر شرک یا بدعت
لکھا ہو اگر کہیں ہو تو اونکے پیرووں سے کہو کہ ہمکو بھی دکھاو دوسرے
سوال کا جواب یہ ہی کہ شرک کی معنی ایسی کہتے ہین کہ اوسکے رو سے
فرشتہ اور رسول خدا کے شریک ٹھہرتے ہین اور خدا شرک کا حکم دینے والا
ٹھہرتا ہی اور وہ شریک کہ شرک سے راضی ہو وہ مبغوض خدا کا ہوتا ہی
محبوب کو مبغوض بنانا اور کہوانا ادب ہے یا بے ادبی ہی اور بدعت کی معنی
وہ بتائے اور پھیلائے ہین کہ اصفیا اولیا بدعتی ٹھہرتے ہین یہ ادب
ہی یا بے ادبی ہی تیسرے مطلب کا جواب یہ ہی کہ پہلے دونوں جوابوں
سے دیندار اور سمجھنے والے کو ابھی کھل جاویگا کہ جس رسالہ سے اور اسکے
بنانے والے سے لوگوں مین برائی اور بگاڑ پھیلے اور خلاف سب انبیا
اولیا کے ہو وہ گمراہ کرنیوالا ہوگا یا ہدایت کرنیوالا ہوگا میرے نزدیک
اوسکا رسالہ عملنامہ برائی اور بگاڑ کا ہی اور بنانیوالا فتنہ گر اور مفسد

اور غاوی اور مغوی ہی حق اور سچ یہ ہی کہ ہمارے خاندان مین سے دو
شخص ایسے پیدا ہوئے کہ دونون کو امتیاز اور فرق بیتون اور شیتون
اور اعتقادون اور اقرارون کا اونسبتون اور اضافتون کا نرہا تھا
اللہ تعالیٰ کی بے پروائی سے سب چھن گیا تھا مانند قول مشہور کے
کہ چون فرق مراتب نکنی زندیقی۔ ایسے ہی ہوگئے تھے چوتھی
بات کا جواب یہ ہی کہ وہابی کا رسالہ متن تھا یہ شخص گویا اوسکی شرح
کرنیوالا ہوگیا پانچوین بات کا جواب یہ ہی کہ بڑے عم بزرگوار نے کہ وہ
بینائی سے معذور ہوگئے تھے اوسکو سنا یہ فرمایا کہ مین اگر بیماریون سے معذور
ہوتا تو تحفہ اثنا عشریہ کا سا اسکا بھی رد لکھتا اوسکی بخشش وہاب
ہمت نے اس بے اعتبار کو کی کہ شرح کا رد لکھا متن کا مقصد بھی نابود
ہوگیا ہمارے والد ماجد نے اوسکو دیکھا نہ تھا بڑے حضرت کے فرمانے
سے کھل گیا کہ جب اوسکو گمراہ جان لیا تب اوسکا رد لکھنا فرمایا تھا
چھٹی تحقیق کا جواب یہ ہی کہ یہ بات تحقیق اور سچ ہی کہ مین نے مشورت
کی راہ سے کہا تھا کہ تم نے سب سے جدا ہو کر جو تحقیق دین مین کی ہے
وہ لکھو کچھ ظاہر نہ کیا ہماری طرف سے جو سوال ہوئے تھے اوسکے
جواب مین ہانجی ہانجی کر کر مسجد سے چلے گئے ساتوین بات کا جواب
یہ ہی کہ اوس مجلس تک سب ہماری طور پر تھے پھر اونکا جھوٹ سنکر
کچھے کچھے آدمی آہستہ آہستہ پھرنے لگے اور ہمارے والد کے شاگردون
اور مریدون مین سے بہت بچے رہے شاید کوئی نادر پھرا ہو تو مجھے

اوسکی خبر نہین فقط تمام ہوا نوازش نامہ جناب مولوی مخصوص اللہ صاحب
کا اس عرصہ مین جو لوگ مولوی اسمعیل صاحب کے موافق مجکو ملے
اونسے استفسار اور تحقیقات اون باتونکی کرتا رہا کسینے جواب شافی
نہ دیا حافظ رحیم اللہ خان صاحب اسی فریق سے تھے غریب خانہ
پر تشریف لائے اونسے بھی ان باتون کا استفسار کیا حافظ صاحب
نے کہا کہ مولوی اسمعیل کی باتون پر جو اعتراض ہین اکثر و نکا جواب
تو نہین ہو سکتا مگر مولوی اسحاق صاحب کی کتابون مین جو
کلام ہوا وسکا مین جواب دے سکتا ہون اگر کوئی تحریر کرے اور مقابلہ
مین تقریر نہین کرونگا بعد اوسکے تشریف لیجانے سے چند باتین منجملہ اعتراضات
نسبت مولوی اسحاق صاحب کی کتابون کے حافظ صاحب کی
پاس انکے حسب ایما بھیجے گئے اور ایک قطعہ شاہجہان آباد کو روانہ کیا
نقل اوس تحریر کی یہ ہے بعد حمد و صلوٰۃ کے محمد ظہور علی عاملہ اللہ
بلطفہ الخفی یہ چند سوال بامید جواب باصواب مولوی صاحب
عالی مراتب فضیلت پناہ کمالات دستگاہ حافظ محمد رحیم اللہ خان
صاحب زاد افاداتہم کی خدمت مین خصوصا اور باقی علمای دیندار
کی خدمات عالیات مین عموماً گذارش کرتا ہے پہلا سوال مایۃ المسایل
مین لکھا ہے سوال مسجد بنا کرون در گورستان برای نماز و مکان دیگر برای
نشستن و ماندن و راحت یافتن مردمان از گرما و سرما و بارش جایز
است یا نہ جواب مسجد بنا کردن در مقابر و بر قبور حرام و مستوجب لعنت ست

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم برکسانیکہ بر قبور مسجد بنا کنند لعنت
فرمودہ اند چنانچہ در مشکوٰۃ شریف بروایت ابوداؤد و ترمذی و نسائی
حدیث مذکور است لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات
القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج انتہی وقال الملا
علی قاری فی شرحہ علی المشکوٰۃ انما حرم اتخاذ المساجد علیہا لان
فی الصلوٰۃ فیہا استنانا بسنۃ الیہود ویدل علیہ قولہ صلی اللہ
علیہ وسلم لعن اللہ الیہود والنصاری الذین اتخذوا قبور
انبیائہم وصالحیہم مساجد مخالفین کہتے ہین کہ عبارت شرح
ملاعلی قاری کی یون ہے قال ابن الملک انما حرم اتخاذ المساجد
علیہا لان فی الصلوٰۃ فیہا استنانا بسنۃ الیہود انتہی وقید
علیہا یفید ان اتخاذ المسجد بجنبہا لا باس بہ ویدل علیہ
قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الیہود والنصاری الذین
اتخذوا قبور انبیائہم وصالحیہم مساجد ہم لوگون کو اتنا علم
نہین نہ ہمارے پاس کتابین کہ دریافت کر سکین اس سبب سے
ضرور ہوا کہ علمای دیندار سے تحقیق کرین کہ وہ لوگ حق بات کے کہنے
مین ہرگز تامل نہین فرماتے جو اور ون کو وعظ و ہدایت کرین وہ آپ
ایسے بڑے گناہ یعنے حق پوشی کے کیونکر مرتکب ہونگے چونکہ آپ کے
بیانسے بھی ہمکو ایسا اعتقاد ہے بدین جہت خدمت شریف مین
التماس ہے کہ اصل کتاب شرح ملاعلی کو ملاحظہ فرما کر یہ بات

صاف لکھدیجیے کہ واقع مین عبارت اوس کتاب کی ویسی ہے کہ
جیسی مائۃ المسایل مین منقول ہی یا جیسی کہ مخالفین نے نقل
کی ہی اور دونو نقلون مین سے کون مطابق اصل کے ہی کون
غیر مطابق اور یہ بھی مخالفین کہتے ہین کہ ملا علی نے دوسری حدیث
کی شرح مین لکھا ہی سبب لعنهم اما لانهم کانوا یسجدون بقبور
الانبیاء تعظیما لهم وذلك هو الشرك الجلی واما لانهم کانوا یتخذون
الصلوة لله تعالی فی مدافن الانبیاء والسجود علی مقابرهم
والتوجه الی قبورهم حالة الصلوة نظرا منهم بذلك الی عبادة الله
والمبالغة فی تعظیم الانبیاء وذلك هو الشرك الخفی لتضمنه ما یرجع
الی تعظیم مخلوق فیما لم یوذن له فنهی رسول الله صلی الله علیه وسلم
امته عن ذلك اما لمشابهة ذلك الفعل سنة الیهود او لتضمنه الشرك
الخفی کذا قاله بعض الشراح من ائمتنا ویؤیده ما جاء فی روایة یحذر
ما صنعوا قال القاضی کانت الیهود والنصاری یسجدون لقبور
انبیائهم ویجعلونها قبلة ویتوجهون فی الصلوة نحوها او ثانا
فلذلك لعنهم ومنع المسلمین عن مثل ذلك اما من اتخذ
مسجدا فی جوار صالح او صلی فی مقبرة وقصد الاستظهار بروحه ووصول
اثر عبادته الیه لا التعظیم او التوجه نحوه فلا حرج علیه انتهی بعد
ملاحظہ اوس کتاب کے یہ بھی لکھدیجیے کہ یہ عبارت اوس کتاب مین
ہے یا نہیں اگر ہے تو اوسکا ترجمہ ہندی لکھدیجیے پھر مائۃ المسایل

مین لکھا ہی قال العینی فی شرح البخاری لما کانت الیہود والنصاری
یسجدون بقبور الانبیاء تعظیما لشانہم ویجعلونھا قبلۃ یتوجھون
فی الصلوۃ نحوھا واتخذوھا اوثانا لعنہم النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ومنع المسلمین عن مثل ذلک مخالفین کہتے ہین کہ
اس عبارت سے ظاہر ہو کہ معنے حدیث کے قبر کو سجدہ کرنا ہی اور اسکی
ممانعت نہ بنا کرنا مسجد کا گورستان مین واسطے نماز کے سو آپ فرمائیے
کہ یہ عبارت مائۃ المسائل مین ہی یا نہین اگر ہو تو اس عبارت کا ہندی
ترجمہ کر دیجئے اور بھی مخالفین کہتے ہین کہ اوسی مائۃ المسائل مین
قبر پر چراغ روشن کرنے کے مسئلے مین اس حدیث کو ذکر کیا اور المتخذین
علیہا المساجد کے معنی شیخ عبد الحق سے خود یون نقل کیے ہین
لعنت کردہ است رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسانی را کہ میگیرند بر
قبور مسجد را یعنی سجدہ برندہ گان بجانب قبور بقصد تعظیم آیا مائۃ المسائل
مین یہ ہے یا نہین یہ بھی ارقام فرما دیجئے دوسرا سوال مائۃ المسائل
مین لکھا ہی سوال دعای زایر باین طور کہ یا رسول اللہ در جناب
الہی از طرف این کس عرض کنید کہ حاجت من برآید یا ولی اللہ از
طرف این کس بجناب الہی بگو کہ حاجت من برآید جایز ہست یا گناہ کدام
گناہ جواب این صورت کہ در سوال مرقوم است صورت استمداد است
چنانچہ از کتاب کشف الغطا تصنیف شیخ الاسلام واضح میشود پس
این مسئلہ مختلف فیہ ہست وآن اینست کہ استمداد نزد قبر غیر انبیا منکر

شمرده اند آنرا فقہا میگویند کہ نیست زیارت قبر مگر برای رسانیدن نفع باموات بدعا و استغفار برای ایشان پس استمداد نمودن از غیر انبیا از زد قبر ولی باشد یا شہید ممنوع است و محظور مگر بعض فقہا کہ قلیل اند بطوری کہ در سوال مرقوم ست جایز داشتہ اند چنانچہ این تفصیل در کتاب کشف الغطا زد در ترجمہ مشکوٰۃ از شیخ عبد الحق و شرح عربی ایشان مرقوم ست فمن شاء فلینظر فی ترجمۃ الشیخ وعبارتہ ھکذا واما استمداد باھل قبور در غیر نبی یا غیر انبیا صلوٰۃ اللہ علیہم منکر شدہ اند آنرا بسیاری از فقہا گویند نیست زیارت مگر برای رسانیدن نفع باموات بدعا و استغفار و قایل گشتہ اند بآن بعضی از ایشان وظاہر انست کہ از فقہا آنان کہ قایل بسمع و ادراک نیست اند قایل بجواز اند واآنکہ منکر اند آنرا این را نیز انکار کنند و نیست صورت استمداد مگر ہمین کہ محتاج طلب کند حاجت خود را از جناب الٰہی بتوسل روحانیت بندہ مقرب درگاہ والا و گوید خداوندا ببرکت این بندہ کہ رحمت و اکرام کردہ او را برآوردہ گردان حاجت مرا یا ندا کند زایر آن بندہ مقرب و مکرم را کہ ای بندہ خدا و ولی وی شفاعت کن مرا و بخواہ از خدا تعالےٰ مطلوب مرا تا قضا کند حاجت مرا پس نیست بندہ مگر وسیلہ و قادر و معطی و مسؤل پروردگار است تعالیٰ شانہ انتہی) مخالفین کہتے ہیں کہ اس نقل میں بھی تصرف ہے جیسی پہلی نقل میں اوسمین عبارت بیچ سے کم کردینے سے اسمیں بڑھا دینے سے جواب میں عبارت

شیخ کے ترجمہ کی کچھ اول کچھ آخر لاکر بیچ مین ایک فقرہ اپنی طرف سے
بڑھادیا ہے وہ فقرہ یہ ہی وظاہر آنست کہ از فقہا آنانکہ قایل بسمع وادراک
میت اند قایل بجواز اند وآنانکہ منکر اند آنرا این را نیز انکار کنند اور مایۃ المسایل
مین جسطرح عبارت نقل کی ہی شیخ کے ترجمہ مین نہین ہی نہ باب زیارت القبور
مین نہ باب اسرا مین سو آپ اصل کتاب ترجمہ مشکوۃ کو ملاحظہ فرما کر
بعد مقابلہ کے ارشاد کیجیے کہ نقل مطابق اصل کے ہی یا نہین ہی جیسا
کہ مخالفین کہتے ہین اور تمام عبارت شیخ کے ترجمہ سے دونون مقامون
کی اور بھی جہان اس مسئلہ کا بیان ہو سب لکھدیجیے کہ اطمینان ہو
اور بھی مخالفین یہ کہتے ہین کہ شیخ نے ترجمہ کے باب اسرا
مین اثبات استمداد سے پہلے جہان سماع وعلم اموات کا ثابت کیا ہے
وہان منکر علم موتی کو اخبار کا جاہل اور دین کا منکر لکھا ہی اور یہہ
عبارت نقل کرتے ہین بالجملہ کتاب وسنت مملو ومشحون اند باخبار وآثار
کہ دلالت میکنند بر وجود علم مر موتی را بدنیا واہل آن پس منکر نشود آنرا
مگر جاہل باخبار ومنکر دین آپ اوس مقام کو بھی ملاحظہ فرما کر لکھدیجیے
کہ وہ عبارت ترجمہ کی ہے یا نہین اور بھی مخالفین کہتے ہین کہ
شیخ نے بحث استمداد مین کتاب الجہاد کے ترجمہ مین لکھا ہی واما استمداد
باہل قبور منکر شدہ اند آنرا بعض فقہا اگر انکار از جہت آنست کہ سماع
علم نیست ایشان را بزایران واحوال ایشان پس بطلان او ثابت
شد آیا یہ فقرہ اوسمین ہی یا نہین تیسرا سوال اربعین مسایل

کے چالیسوین مسئلہ مین لکھا ہے استعانت و استمداد از اہل قبور بغیر نبی که باشد جایز نیست چنانکه شیخ عبد الحق در شرح مشکوٰۃ شریف که بزبان عربی نوشته می آرد اما الاستمداد باهل القبور فی غیر النبی والانبیاء علیهم السلام فقد انکره کثیر من الفقهاء وقالوا لیس الزیارۃ الا الدعاء للموتی والاستغفار لهم وایصال النفع الیهم بالدعاء وتلاوۃ القرآن انتهی ازین عبارت شیخ علیه الرحمۃ والغفران چنان مستفاد گردید که قبور انبیا علیهم السلام ازین حکم که ممانعت استعانت و استمداد است از اہل قبور مستثنی اند بلحاظ اینکه ایشان را در برزخ حیات ابدی ثابت شده که دیگر از سوای شهدا فی سبیل الله ثابت نیست وحال اینکه حیات آنجا مماثل حیات دنیا نیست بلکه احکام حیات دنیا دیگر است و احکام حیات آنجا دیگر بنا بر آن این استثنا درست نمی آید وحق آنست که انکار فقها عام است از آنکه استمداد از قبور انبیا کنند یا از قبور غیر ایشان ہم جایز نیست اھ مخالفین آسمین انکی کلام کرتے ہین پہلا کلام یہ کہ شیخ عبد الحق نے پہلے اس مسئلہ کو ترجمہ اور شرح عربی کے باب زیارت القبور مین کہ جہان کی تھوڑی سی عبارت مائۃ المسائل سے بھی کہ اربعین مین منقول ہی ذکر کیا اور حوالہ بحث تمام کرنے کا کتاب الجہاد مین اور وہان بتفصیل لکھا اور استمداد کو خوب ثابت کیا اور منکر پر بڑی ملامت کی اور کہا کہ ہمنے طول کیا کلام واسطے ناک توڑنے منکرون کے ہمارے

زمانے مین ایک گروہ پیدا ہوا ہی کہ منکر ہین استمداد کے اولیا سے اور اونکو بہت برا کہا ہی اور پہلے باب مین بعد عبارت مندرجۂ اربعین کے لکھا ہے واثبتہ المشایخ الصوفیۃ قدس اللہ اسرارہم وبعض الفقہاء یہ فقرہ مائۃ المسایل مین بھی مذکور ہی اور وہان کلام شیخ کو دلیل ٹھہرایا ہے اختلاف کے غیر انبیا مین اور شیخ نے بعد نقل مقولہ امام شافعیؒ اور امام غزالی وغیرہما کے لکھا ہی والنقل فی ذلک کثیر من ہذہ الطائفۃ ولم یعرف فی الکتاب والسنۃ واقوال السلف ماینافی ذلک ومایردہ کیف وقد ثبت فی الدین ان الروح باقیۃ ولہا علم وشعور بالزایرین سیما الارواح الکمل قرب ومکان من جناب الحق تعالی کماکان فی الحیوۃ او اتم وہم مثبتون الکرامات والتصرف الحقیقی لیس الا اللہ سبحانہ والکل بقدرتہ وہم فانون بجلال الحق فی الحیات وبعد الممات فلو اعطی لاحد بوساطۃ احد من اولیائہ ومکانتہ عندہ شیأ کماکان فی حال الحیوۃ لم یبعد ولیس الفعل والتصرف فی الحالتین الا اللہ تعالی وتقدس ولیس فی الحالتین مایوجب الفرق ولم یدل علیہ دلیل اور عبارت باب الاسرا کی یون نقل کرتے ہین واما الاستمداد باہل القبور فقد انکرہ بعض الفقہاء فان کان الانکار من جہۃ آیۃ لاسماع لہم ولا علم ولا شعور بالزایر واحوالہ فقد ثبت بطلانہ وان کان بسبب انہ لاقدرۃ لہم ولا تصرف

فی ذلک الموطن حتی یمد واہل ہم محبوسون عن ذلک ومشتغلون
بما عرض لانفسہم من المحنۃ فاشغلہم عن عداہم فلا نری ذلک
کلیاً خصوصاً فی شان المتقین الذین ہم اولیاء اللہ فیمکن ان
تحصل لارواحہم عند اللہ تعالیٰ من القرب فی البرزخ والمنزلۃ والقدرۃ
علی الشفاعۃ والدعاء وطلب الحاجات لزائریہم المتوسلین لہم کما
تحصل یوم القیامۃ وما الدلیل علی نفی ذلک وقد فسر البیضاوی قولہ
تعالیٰ والنازعات غرقا الی قولہ فالمدبرات امرا بصفات النفوس
الفاضلۃ حال المفارقۃ فانہا تنزع من الابدان غرقا ای ظاہرا
شدیداً من اغراق النازع فی النفوس فتنشط الی عالم الملکوت
وتسبح فیہ فتسبق الی خطائر القدس فیصیر بشرفہا وقوتہا من
المدبرات وما ادری ما المراد بالاستمداد والامداد الذی ینفیہ
المنکر والذی نفہم ان الداعی المحتاج الفقیر الی اللہ یدعو اللہ
ویطلب حاجتہ من فضلہ تعالیٰ ویتوسل بروحانیۃ ہذا العبد
المقرب المکرم عندہ تعالیٰ ویقول اللہم ببرکت ہذا العبد الذی
رحمتہ واکرمتہ وما لک بہ من اللطف والکرم اقض حاجتی واعط
سوالی انک انت المعطی الکریم او ینادی ہذا العبد المکرم والمقرب
عند اللہ تعالیٰ ویقول یا عبد اللہ ویا ولیہ اشفع لی وادع
ربک واسئلہ ان یعطی سوالی ویقضی حاجتی فالمعطی والمسؤل
عنہ والمامول بہ ہو الرب تعالیٰ وتقدس وما العبد فی البین

الا وسیلۃ ولیس القادر والفاعل الا ہو واولیاء اللہ ہم الفانون
الھالکون فی فعلہ تعالی وقدرتہ وسطوتہ لا فعل لہم ولا قدرۃ ولا
تصرف لا الآن ولا حین کانوا احیاءً فی دار الدنیا فان صفتہم
الفناء والاستہلاک لیس الا ولو کان ہذا شرکا وتوجہا الی غیر اللہ
کما یزعمہ المنکر فینبغی ان یمنع التوسل وطلب الدعاء من الصلحین
من عباد اللہ واولیائہ فی حالۃ الحیات ایضا ولیس ذلک مما یمنع فانہ
مستحب شایع فی الدین ولو زعم انہم عزلوا واخرجوا من الحالۃ والکرامۃ
التی کانت لہم فی الحیوۃ فما الدلیل علیہ او شغلوا عن ذلک بما عرض
لہم من الآفات بعض الممات فلیس کلیا ولا دلیل علی دوامہ واستمرارہ
الی یوم القیمۃ غایۃ انہ لم یکن ہذہ المسئلۃ کلیۃ وفائدۃ الاستمداد
عامۃ بل یمکن ان یکون بعض منہم منجذبا الی عالم القدس ومستہلکا
فی حضرت الالٰہ بحیث لا یکون لہ شعور وتوجہ الی عالم الدنیا
وتصرف وتدبر فیہ کما یوجد من اختلاف احوال المجذوبین
والمتمکنین من المشائخ فی الدنیا واما نفی ذلک مطلقا وانکارہ
کلیا فکلا ولا دلیل علی ذلک اصلا بل الدلائل قائمۃ علی خلافہ
نعم ان کان الزائرون یعتقدون اہل القبور متصرفین
مستبدین قادرین من غیر توجہ الی حضرت الحق والالتجاء
الیہا کما یعتقدہ العوام الجاہلون الغافلون وکما یفعلون غیر ذلک
من تقبیل القبور والسجود والصلوۃ الیہ مما وقع منہ النہی والتحذیر

فذلك مما يمنع ويحذر منه وفعل العوام لا يعتبر قط وهو خارج
عن المبحث وحاشا من العالم بالشريعة والعارف باحكام الدين
ان يعتقد ذلك ويفعل هذا وما ينقل عن المشايخ المكاشفين
فى الاستمداد من ارواح الكمل واستفادتهم منهم فخارج عن الحصر
مذكور فى كتبهم مشهور فيما بينهم لا حاجة الى ان تذكرها ولعل
المنكر المتعصب لا ينفعه كلماتهم عافانا الله من ذلك نعم المروى
من السنة فى الزيارة السلام على الموتى والاستغفار لهم و
قراءة القرآن ولكن ليس فيها النهى عن الاستمداد فيكون الزيارة
الاستمداد والامداد معا على تفاوت حال الزاير والمزور ثم اعلم
ان الخلاف انما هو فى غير الانبياء فانهم احياء حقيقة بالحيوة الدنيا
بالاتفاق صلوة الله على نبينا وعليهم وانما اطنبنا الكلام فى هذا
المقام رغما لانف المنكرين فانه قد حدث فى زماننا شرذمة ينكرون
الاستمداد من الاولياء الذين نقلوا من هذه الدار الفانية الى
الدار الباقية الذين هم احياء عند ربهم ولكنهم لا يشعرون ويسمون
المتوجهين اليهم مشركين بالله كعبدة الاصنام ويقولون ما يقولون
ما لهم على ذلك من علم ان هم الا يخرصون اس عبارت کا ترجمہ لکھدیجیے
اور بعد مقابلہ کے اصل کتاب سے یہ بھی فرمائیے کہ مطابق ہے یا نہیں دوسرا
کلام مخالفین کہتے ہیں کہ دونو کتابوں میں باہم اختلاف ہے مائۃ المسائل
میں غیر انبیا میں اختلاف لکھا ہے اور اربعین میں مطلق اہل قبور سے

ناجائز لکھا ہے آیا اونمین یہ اختلاف ہے یا نہین تیسرا کلام مخالفین کہتے
ہین کہ انبیا و شہدا کی حیات کو برزخ مین یکسان کیا ہے اور لکھا کہ
مماثل حیات دنیا کے نہین اور یہ بات مخالف ہے اتفاق امت کے
شیخ عبدالحق نے شرح سفرالسعادت کے باب فصل یوم جمعہ حدیث
ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیا کی شرح مین لکھا ہے
عدم اکل ارض اجساد کنایت ست از حیات والا سلامت بدن در زمین بے
اعادۂ روح چہ فائدہ دارد واین مبنی ست بر مسئلہ حیات انبیا کہ بحیات حسی
دنیاوی موصوف اند بالاتر از شہید کہ این حیات معنوی اخروی است
و درین مسئلہ ہیچکس را از علمار امت خلاف نیست اور ترجمہ مین لکھا ہے
کہ ایشان احیا اند بحیات حقیقی دنیاوی بالاتفاق و اولیا بحیات
اخروی معنوی اور شرح عربی مین لکھا ہے فانہم احیاء حقیقۃ بالحیوۃ
الدنیا بالاتفاق سوآپ بعد تحقیق و مطالعہ تینون کتابون کے لکھدیجیے
کہ یہ عبارتین اون تینون کتابون مین ہین یا نہین چوتھا کلام
مخالفین کہتے ہین کہ مائۃ المسائل مین لکھا ہے این مسئلہ مختلف فیہ
است و آن این است استمداد نزد قبر غیر انبیا منکر شدہ اند آنرا فقہا
میگویند کہ نیست زیارت قبر مگر برائی رسانیدن نفع باموات بدعا و
استغفار برائی ایشان پس استمداد نمودن از غیر انبیا نزد قبر ولی یا
شہید ممنوع ست و محظور مگر بعض فقہا کہ قلیل اند بطوری کہ در
سوال مرقوم ست جائز داشتہ اند اور اربعین مین لکھا ہے

آنست کہ انکار فقہا عام ست ازانکہ استمداد از قبور انبیا کنند یا از قبور غیر ایشان ہم جایز نیست اس عبارت سے سوائے اسکے کہ آپ اپنی سند کو رد کرتا ہی لازم ہوتا ہی کہ مأۃ المسائل مین جو کہا ہے ناحق کہا ہے سو آپ دونون کتابون کے ملاحظہ کے بعد لکھدیجیے کہ یہ عبارتین جو مخالفین نقل کرتے ہین مأۃ المسائل اور اربعین مین ہین یا نہین پانچوان کلام مخالفین کہتے ہین کہ اربعین مین مجمع البحار کی عبارت جو جملہ کو بیچ مین سے کاٹ کر نقل کی ہی اور اصل عبارت اسطرح ہی کرہ مالک ان یقال زرنا قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم وعللوہ بان لفظ الزیارۃ صار مشترکا بین ما شرع وما لم یشرع فان منہم من قصد بزیارۃ قبور الانبیاء والصلحاء الخ اوسی مجمع البحار مین یہ بھی لکھا ہی واما من اتخذ مسجدا فی جوار صالح فی مقبرۃ قاصدا بہ الاستظہار بروحہ او وصول اثر من عبادتہ الیہ لا التوجہ نحوہ والتعظیم لہ فلا حرج فیہ اور کہتے ہین کہ جس استمداد مین بحث ہی اور شیخ نے ترجمہ مین اسکے معنے تفصیل بیان کیے اور مأۃ المسایل مین بھی تھوڑی ایسی عبارت وہان کی بتغیر و تصرف منقول ہے اور اوسمین ہے و نیست صورت استمداد مگر ہمینکہ محتاج طلب کند حاجت خود را از جناب الٰہی بتوسل روحانیت بندۂ مقرب درگاہ والا وگوید خداوندا برکت این بندہ کہ تو رحمت واکرام کردۂ اورا بر آوردہ گردان حاجت را یا ندا کنند زایران آن بندۂ مقرب ومکرم را کہ ای بندۂ خدا وولی وی شفاعت

اگر مراو بخواہ از خدای تعالی مطلوب مرا تا قضا کند حاجت مرا پس نیست
بنده مگر وسیله وقادر و معطی و مسؤل پروردگار است تعالی شانہ انتہی
اس استمداد کا جایز نہونا مجمع البحار کی عبارت منقولہ اربعین سے ظاہر
نہیں کہ اوسمیں یا ألهم الحوائج موجود ہے یعنے انبیا صلحا کو مسؤل
کرے نہ وسیلہ اور اسمیں ہے وطلب الحوائج والاستعانة حق اللہ وحدہ
اور ظاہر ہے کہ استمداد و استعانت اس معنے کر کہ اللہ تعالی سے شفاعت
کر اور میرے واسطے اللہ تعالی سے دعا کر کہ اللہ تعالی میری حاجت قضا
کرے اللہ تعالی سے ہوہی نہیں سکتی اللہ کے حق ہونے کا کیا مذکور
ہے اور جو اوس عبارت کا مطلب شیخ نے بھی لکھدیا ہے نعم اگر ایران
اعتقاد کنند کہ اہل قبور متصرف و مستبد و قادراند بی توجہ بحضرت حق
والتجا بجانب وی تعالی چنانکہ عوام و جاہلان و غافلان اعتقاد دارند
و چنانکہ میکنند انچہ حرام و منہی است در دین از تقبیل و سجدہ مزار و
نماز بسوی وی و جز آن کہ دران نہی و تحذیر واقع شدہ است این
اعتقاد و این افعال ممنوع و حرام خواہد بود و فعل عوام اعتباری ندارد
و خارج مبحث است و حاشا از عالم بشریعت و عارف باحکام دین
کہ اعتقاد بکند این اعتقاد را و این فعل را بکند اور شیخ جس استمداد کو کہ
ثابت کرتا ہی اور بخاری کی شرح سے دلیل لاتا ہی او وہ یہی ہی و اما اتخاذ مسجد در
جوار پیغمبر کے یا صالحے و نماز گذاردن نزد قبر وی نہ بقصد تعظیم قبر و
توجہ بجانب قبر بلکہ بہ نیت حصول مدد از وی تا کامل شود ثواب

عبادت برکت قرب و مجاورت مراں روح پاک را حرجی نیست انتہی سوا وکی تاکید
کرتی ہے دوسری عبارت مجمع البحار کی اور بھی او سی مجمع البحار
مین ہے واما اتخاذہ فی جوار صالح بقصد التبرک بالقبر لا التعظیم
لہ فلا یدخل تحتہ آپ بعد تحقیق کے لکھدیجئے کہ یہ دونون عبارتین جو مخالفین
نے نقل کین مجمع البحار مین ہین یا نہین چوتھا سوال اربعین مین عقیقے
کے مسئلہ مین حوالہ کیا طیبی کا دفن کردن ہو یہا در زیر زمین مستحب
است کذا فی الطیبی شرح المشکوۃ مخالفین کہتے ہین کہ یہ حوالہ غلط ہے
طیبی مین نہین ہے سو آپ بعد تحقیق کے لکھدیجئے کہ طیبی مین ہے یا نہین
اگر ہو تو بحوالہ باب و فصل وہ عبارت بعینہ نقل کردیجئے کہ مخالفین کو
قایل کیا جاوے ہدایت پناہا مخالفین اس قسم کی باتین بہت ساری
مائۃ المسایل اور اربعین مین بیان کرتے ہین بلکہ شاہ احمد سعید صاحب
دہلوی مسند نشین خانقاہ حضرت شاہ غلام علی صاحب مرحوم
وغیرہ نے کتابین اس باب مین جمع کین ہین کہ نہایت مشہور ہین
اون مین سے چند باتین بطور نمونہ و امتحان واسطے تحقیق کے
پیش کی گئین کہ حال راستی طرفین کا اسیقدر سے معلوم ہو جاویگا
اور آپ کی دینداری اور حق گوئی سے یقین واثق ہے کہ جواب
صاف و صریح ہر سوال کا بے رو و رعایت اور بے پھیر پھار کے
حق حق لکھدینگے ادہر اودہر کی باتون کا بیان اور اونکا جھگڑا
قصہ یا کسی کی مدح و ذم مطلوب نہین موضوع بحث اور حاصل

استفسار صرف اسی قدر ہے کہ مائۃ المسائل اور اربعین کی نقلین
اور حوالے جن پر مخالفین نے کلام کیا اور ایسے ہی مخالفین کی
نقلین مائۃ المسائل اور اربعین اور کتابون سے جو سوالات مین
مندرج ہین کون درست اور مطابق اصل کے ہے اور کون کون
نادرست اور اصل سے غیر مطابق ہے سو ہر ہر سوال کا جواب
باصواب موافق التماس سایل کے لکھدیجئے اوران سوالات کواور
علمائی دیندار کی خدمت مین بھی بامید جواب شاہجہان آباد
ولکھنؤ ورامپور وغیرہ کو بھیجا ہے اطلاعاً گذارش کیا گیا امید کہ
جواب سوالات کو اپنی مہر خاص سے مزین فرماکر جلد عنایت کرین اور
ظاہرا کوئی سبب توقف کا نہین ہے کیونکہ یہ قصہ وتکرار مدت سے علما
مین درپیش ہے اور آپ ان امور کی پہلے سے تحقیق کر چکے ہین کہ
وقت ملاقات کے اس باب مین کچھ فرمایا بھی تھا بینوا توجروا شاہجہان
آباد سے یہ جواب آیا **الجواب** مائۃ المسایل اور اربعین
جسوقت سے کہ تصنیف ہوکر منتشر ہوئین اور اہل علم کی نظروں سے
گذرین جبھی سے یہ بات ظاہر اور مشتہر ہوئی کہ اون کتابون مین ہر
طرح کی خطائین بہت ساری ہین اور بعض قسم کی خطائین ایسی
ہین کہ کچھ جواب ہو ہی نہین سکتا جیسی نقل مین کہ کہین عبارت
بیچ مین سے جو مضر اپنے دعوے کی بھی دور کی کہین بیچ مین
ایک فقرہ مفید اپنے سمجھ کر اپنی طرف سے بڑھا دیا کہین نام

جواب علمای شاہجہان آباد کا

لے ویا ایک کتاب کا کہ اوس کتاب مین پایا نہ گیا کہین قول مردود پر
حوالے مین کفایت کی یعنے لکھدیا کہ فلانی کتاب مین یون لکھا ہے
حال آنکہ اوس کتاب مین اوس بات کو لکھکر رد کیا ہے غرض اس قسم
کی باتون کا جواب عقل و انصاف کی راہ سے ہو نہین سکتا جسکو کچھ
بھی الفاظ سے آشنائی ہوتی ہے وہ بھی دریافت کرلیتا ہے کہ نقل
مطابق اصل کے ہو یا نہین سوائے اقبال خطا کے کہ منافی بشریت
سے نہین ہے کچھ اور توجیہہ نہین بن سکتی اور موافقین ذی عقل مین
سے بھی کسی نے جب سے ابتک اس بات مین دم نہین مارا اگر کوئی
حق پوش ناحق کوش متعصب جہل مرکب کا گرفتار نرا دیوانہ اسمین
کچھ تامل کرے تو کرے دوسری قسم بھی ایسی ہی کچھ ہے یعنے دعوی کرنا
اور سند لکھدینا باوجودیکہ اوس عبارت سے وہ مطلب ثابت
نہین ہو جو الفاظ کے معنے سمجھ سکتا ہے وہ دریافت کرلیتا ہے یہ قسم
بھی اون کتابون مین بہت ہی اور باہم اختلاف دونون کتابون کا
اور مخالف ایک کتاب مین اور اکتفا نقل اختلاف پر اور روایت ضعیف
کو اصح لکھدینا اسطرح کے امور کا تو کچھ حساب ہی نہین ہو کہ بتفصیل
یہ باتین تصحیح المسائل وغیرہ رسایل مین مذکور مین اور ایسے
ہی جہات سے مائۃ المسایل اور اربعین کا اعتبار نہین رہا حقیقت
حال یہ ہے کہ مرقوم ہوئی اب تفصیل جواب ہر ایک سوال کا لکھا
جاتا ہے جواب پہلے سوال کا مائۃ المسائل مین جو عبارت

شرح مشکوۃ کی منقول ہو اوسمین تحریف وتصرف ہے ابن ملک کے
مقولہ کو مقولہ ملا علی کا قرار دیا اور لفظ انتہی اور فقرہ وقید علیھا
لیفید ان اتخاذ المسجد بجنبہا لاباس بہ کو کہ مضر مدعا تھا بیچ مین
سے اوڑا دیا اور ید ل علیہ الخ کو جو فقرہ محذوفہ سے متعلق تھا اوپر
کے جملہ سے ملا دیا واقع مین شرح ملا علی کی عبارت ویسی ہی ہو جیسی
مخالفین کہتے ہین اور دوسری حدیث کی شرح سے جو عبارت
مخالفین نے نقل کی ہو واقع مین اوس شرح کی ہے اور دعوی
مائۃ المسایل کا اوس سے رد ہوتا ہے اور عینی شرح بخاری کی عبارت
بھی مائۃ المسایل مین ہے اور اوسکے دعوے کے خلاف اور بیان
مخالفین کا صواب ہے اور المتخذین علیھا المساجد کے معنے
بھی شیخ سے چراغ کے مسئلے مین مائۃ المسایل مین مذکور ہین بر خلاف
اس مقام کے دوسرے سوال کا جواب نقل ترجمہ مین
بھی فی الواقع تصرف ہے فقرہ بڑھا دینے سے مخالفین سچ کہتے ہین
اور مخالفین نے جو عبارت باب اسراسے نقل کی ہے مطابق اصل
کے ہے تیسرے سوال کا جواب پانچون کلام مخالفین
کے بجا اور درست ہین اور نقلین جو مخالفین نے کی ہین سب مطابق
اصل کے ہین چوتھے سوال کا جواب حوالہ طیبی کا حال
یہ ہے کہ باب عقیقہ مین تو یقینا نہین ہے اور سب کتاب حرفاً حرفاً
نہین دیکھی مگر موافقین نے اوسکے جواب مین بہت کوشش

الجواب صحیح والمجیب نجیح
ہدایت علی عفی عنہ
[illegible]
عبد الوہاب [illegible]

کی اور سکوت کیا ثابت کرنا اونکے ذمہ تھا اور جب ثابت نہ کیا تو مخالف کا ایراد اونپر
قایم رہا یعنے مخالف نے مطالبہ کیا تصحیح النقل کا اور اوس سے نہو سکا واللہ اعلم بالصواب
تمام ہوا جواب سب مراتب سوالات کا باقی رہین دو باتمین ایک نقل عبارت ترجمہ
شیخ عبد الحق سے اور دوسری ترجمہ عربی عبارتون کا سو حافظ رحیم اللہ
خان صاحب نے کہ مخاطب خاص ہین لکھے ہونگے اور دونکو لکھنا
طول لاطایل ہے والسلام اس جواب پر مہرین اور دستخط ہین جناب
مولوی مفتی محمد صدر الدین خان صاحب اور جناب مولوی محمد
مخصوص اللہ خان صاحب اور جناب مولوی شاہ احمد سعید صاحب
اور جناب حکیم امام الدین خان صاحب اور جناب مولوی سید محمد
صاحب مدرس اول اور جناب مولوی دیدار بخش صاحب اور جناب مولوی
کریم اللہ صاحب اور جناب مولوی حسن الزمان صاحب اور جناب قاضی
محمد علی صاحب اور جناب مولوی احمد الدین صاحب اور جناب مولوی
فرید الدین صاحب اور جناب مولوی محمد عمر صاحب اور جناب مولوی
عبد الرحمن صاحب وغیرہم کے بعضے مہرون کے نام صاف پڑھے
نگئے شرح دستخط جناب مولوی مفتی محمد صدر الدین خان صاحب
کی یہ کہ اسمین کچھ شک نہین کہ پہلا سوال اور دوسرا متعلق مایۃ المسایل
اور تیسرا متعلق اربعین کے جو سایل نے لکھا ہے ان تینون سوالون
کے جواب مین جو مجیب نے لکھا ہے صحیح ہے اور نقلین مخالفین کی
مطابق اصل کے ہین اور چوتھے سوال متعلق اربعین کے جواب

مین جو مجیب نے لکھا ہے کہ تصحیح النقل طیبی سے چاہیے درست ہے
شرح دستخط جناب مولوی محمد مخصوص اللہ صاحب یہ کہ سرقہ
واقعی است شرح دستخط جناب مولوی ویدار بخش صاحب قد
تقول من جانبہ فی کثیر من مواضع المائۃ والاربعین واغراہا
الی الثقات المتقدمین ترویجا العقایدہ الباطلۃ فی الجاہلین
ہدی اللہ المومنین اجمعین بالنبی والہ الطیبین صلوۃ اللہ
علیہم الی یوم یقوم الدین شرح دستخط جناب مولوی کریم اللہ
صاحب والحق وقع التحریف بالزیادۃ والنقصان من غیر
سہو ونسیان فی المائۃ والاربعین لتائید مذہب عبدالوہاب
النجدی اعاذنا اللہ تعالی عنہ شرح دستخط جناب مولوی احمد الدین
صاحب انکار وقوع الخطا فی المائۃ والاربعین لیس من داب
المومنین المتدینین وعرضتہا بعد المقابلۃ علی المعتدین عن
الحق المبین فلم یاتو حتی بشئ مہین شرح دستخط جناب قاضی محمد علی
صاحب لاریب فی وقوع الخطاء من جامع الاربعین والمائۃ فی
مواضع غفیرۃ ومواقع کثیرۃ فمن شک فعلیہ المطالعۃ والمقابلۃ
ومن انکر فجزاء سیئۃ سیئۃ شرح دستخط جناب مولوی حیدر علی
صاحب مصنف منتہی الکلام یہ ہے کہ ہرچند فقیر ہیچکارہ لیاقت آن ندارم
کہ درین امور سخنی گویم وبچوئی از رد لیکن آنچہ از عبارات مائۃ المسائل و
اربعین دیدم وشنیدم باعث مزید حیرت شد کہ در بسیاری از مسایل

سوال از آسمان و جواب از ریسمان ہست فاعتبروا یا اولی الابصار
شرح دستخط جناب مولوی حسن الزمان صاحب الحق صاحب مائۃ
اربعین نے اتفاق مبین کیا ہے اس بے ہیچ نے اپنے بلاد خصوصا
حیدرآباد میں کتب مذکورہ نسخہ عجم وعرب ملاحظہ جب کیا عبارات
مسطورہ اتفاق موافقین سنت مخالفین بدعت ہی کے پایا مگر عبارت عینی
طیبی کے باب نقطہ کا اتفاق نہ ہوا عبارت عینی تو متفق علیہ سنی
اور وہابی کے ہے اور خلاف مقصود صاحب رسالہ مردودہ کے
یہی عبارت طیبی شرح مشکوۃ کی سو جوابات مذکورہ سے معلوم ہوا کہ
مقولہ محولہ صاحب اربعین کا وہیں نہیں ہے پس ظن غالب ہے
کہ مثل دوسرے اغلاط فاحشہ کے غلط حوالہ اسپر دیا ہے یہ بیان نقل
مطابق اصل کا ہو کہ ہر خاص وعام اسپر کلام کر سکتا ہو اور جہاں
عقل کو دخل دے کر اجتہاد پر فساد سے استنباط سراسر اغلاط کیا ہے
اور تعارض کلامین وتناقض مضامین کتابیں میں جابجا پڑا ہے
اوسکا کیا بیان کیجئے والتوفیق باللہ اسی طرح اور دستخطوں کی
شرح بھی طول کے لحاظ سے ترک کیا چونکہ جواب علماء شاہجہان آباد
میں دو باتوں کا حوالہ تھا حافظ محمد احمد خان صاحب پر اس سبب
سے نقل اوس جواب کی حافظ صاحب کی خدمت میں بھیجی تھی کہ
تکمیل جواب کی ہو جاوے حافظ صاحب نے جواب میں لکھا قطعہ
سوالات کا جواب یہ ہے کہ ایک رسالہ [illegible]

کے چھاپہ خانہ سے آیا تھا وہ بالفعل روانہ خدمت کیا گیا اور دوسرا اور
چھپتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بعد عرصہ تھوڑے دنوں کے بیچ خدمت عالی
کے پہونچیگا یہ بعینہ تمام عبارت حافظ صاحب کی ہے سوالات کے
جواب مین اوسکے جواب مین حافظ صاحب کو لکھا گیا کہ ظواہر معلومہ
اول سے آخر تک ایک ایک شعر دیکھا گیا کہین اون سوالات اور انکے
مطالب کا ذکر نہین نام و نشان نہین پتا نہین اوسکو سوالات کا
جواب ٹھہرانا تو ایسا ہے کہ آپ مہابھارت بھیجدیتے اور کہتے کہ سوالات
کا جواب ہے یا شاہجہان آباد کے چھاپہ خانہ سے جو کوئی کتاب کسی
فن کی آپ کے پاس آئی ہو یا آوے سب سوالات کا جواب ہوں
طرفہ تر یہ کہ جواہر منظومہ مین جو آپ نے بھیجا ہے بہت اعتراض ہین صراط المستقیم
اور تقویۃ الایمان اور رسالۃ المسایل اور اربعین پر اور اوسمین بعضے ان
سوالات کا بھی تعرض ہے صاحب ظواہر معلومہ نے باوجود یکہ نام
کیا جواہر منظومہ کے رد کا کسی اعتراض کا جواب نہ دیا زبانی تطویل
لاطایل کی ہے اور اس بات سے اوسکا عاجز ہونا اعتراضات کے
جواب سے پایا جاتا ہے کہ اگر اوسکے پاس جواب ہوتے تو کیون نہ لکھتا
اور بے فائدہ زبان درازی کیون کرتا پھر جو آپ نے سوالات کا
جواب ٹھہرا کر اوسکو بھیجا تو یہی مطلب حاصل ہوا کہ ان اعتراضات
کا جواب ظواہر معلومہ والے سے بھی نہین ہوا سو اگر آپ صاف
یہی لکھدیتے اور تکلیف اوسکے بھیجنے کی نہ کرتے تو بھی ہو سکتا تھا

مگر ظاہراً آپ نے احتیاط کی کہ اس امر کو کوئی غلط نجانے لیکن سایل
کا مطلب حاصل نہوا دوسرے یہ کہ بالفرض ظواہر معلوم ہین
یا اوسمین کہ چھپتا ہے سب سوالات کے جواب کسی نے لکھے ہوتے
یا لکھے ہون جب بھی سایل کو کیا فائدہ کیونکہ سایل تو بسبب اعتقاد
حقانیت کے کہ آپ سے رکھتا تھا آپ کی تحقیق و تطبیق کا متمنی
تھا ملاقات کے وقت جو مذکور آیا تھا آپ کے بیان سے گمان
تھا کہ حق بات صاف صاف کہدینگے بموجب ایما آپ کے سوالات
بھیجے گئے تھے اب کہ جواب آیا عجب حال ہے کہ مخالفین ہنستے ہین
اور کہتے ہین کہ حافظ صاحب کو خطائین ان المسایل اور اربعین
مسایل کی معلوم ہوگئین اور اعتراضون کو مان لیا ایسے محل کا
سکوت اقرار ہوتا ہے اور آپ کے موافقین شرماتے ہین اور کہتے ہین
کہ ایسے جواب سے سکوت بہتر تھا کیونکہ احتمال تھا کہ شاید کچھ
جواب ہو اس جواب سے لاجواب ہونا اعتراضون کا ظاہر ہو گیا
اتنا تو مجکو اور ہر دیکھنے والے کو معلوم ہو گیا کہ آپ نے سوالات
کے جواب مین اظہار حق سے پہلو تہی کیا ہے اور میرا مطلب حاصل
نہوا علماء شاہجہان آباد کا جواب جو آیا تھا اور اوسمین بعض امر کی
تکمیل جواب کا حوالہ آپ پر ہے قبل پہونچنے اس جواب کے آپ کے
پاس بھیجا گیا ہے امید کہ ہر ایک سوال کا جواب صاف صاف
جیسا کہ حقانی لوگون کا دستور ہے ارقام فرما دیجئے اور اگر صاف

وصریح وحق صحیح بات کہنے سے کوئی مانع ہو اور آپ معذور ہون تو یہی
لکھدیجیے کہ رنج انتظار سے آرام ہو اور پھر آپ کو تکلیف نہ دی جاوے
والسلام حافظ صاحب نے اوسکے جواب مین لکھا جواب ردمائۃ المسایل
دندان شکن بایدہ شان بخیف ازین چنین معاملات خلو محض دارد
البتہ جواب ردمائۃ مسایل قابل ملاحظہ آن کرمفرما در شاہجہان آباد
طیار میشود بعد انطباع مرسول خدمت خواہد شد یہ تمام عبارت حافظ
صاحب کی ہے جواب مین اوسکے درجواب لکھا گیا سابق کہ ظواہر
معلومہ راجواب سوالات قرار دادہ ارسال نمودند باآنکہ اصلا دران
تعرضی بایمائی بجواب سوالات نبودہ است واین ہمہ ماجرا باگفتگوی
مخالفین بر تحریر سامی بخدمت گرامی رسیدہ بعد ملاحظہ آن ہمہ
قال ومقال می نویسند کہ جواب ردمائۃ المسایل دندان شکن باید
وشان بخیف ازین چنین معاملات خلو محض دارد مقام حیرت است
کہ چگونہ ارقام ساختند سایل بلحاظ اینکہ در قرآن وحدیث بتاکید اکید
برای اظہار واعلان حق ووعید شدید بر اخفا وکتمان حق وارد ست
ومردم دیندار را اتباع حکم خدا ورسول وبیان کردہ ولون آنچہ حق باشد
وتعصب ونفسانیت را دخل ندادن از ضروریات دین است
مستفسر گردیدہ بود کہ اعتقاد حقانیت ودینداری بآن صاحب
میداشت حالانکہ باوجود تکرر التماس والتجاد تقریر وتوضیح مطلب
ومدعا بتکرار وبار بار صدائی درباب جواب سوالات بر نخاست

وبجز کلام خارج از مبحث ومقام زیب ارقام نیافت صاف معلوم گردید
که آن صاحب از اظهار حق پہلو تہی می سازند شکستن دندان کسی
چه ضرور سوال که صرف نسبت بمطابقت نقل با اصل بوده است
جوابش ہمین قدر بس بود که نقل مطابق اصل ست یا نیست
چنانچه جمہور علماء حقانی نوشته دادند علو شان خود که در غلو محض از
اظہار حق واعلان آن فہمیده انار عالم محبور سیت حالا بملاحظه تحریر
علما که سابق بخدمت سامی مرسل گردیده وبقرینه سکوت گرامی از
اصل جواب واضطرار واضطراب در خطاب وطرز ادای عجز درین
باب سائل را بالیقین حاصل شد که تخطیه مخالفین بر مأته مسایل و
اربعین حق است و بر آن صاحب ہم ظاہر ومنکشف گردیده مگر صرف
بسببی آنچه حق است بر زبان نمی آرند مطلوب سایل حاصل گردید که طرفی
متعین گشت و تردد یکه درین باب بود زایل شد و کلام درین مقام
تمام گردید و بانجام رسید باز ارقام فرمودند که البته جواب ردمأته المسایل
قابل ملاحظه آن کرمفرما در شاہجہان آباد طیار میشود و فقط در جواب اول
ہم این حواله برات عاشقان بر شاخ آہو مرقوم بود و مخالفین آنچه در
رد آن نوشتند مفصلا بملاحظه سامی رسیده باز اعاده ہمان تخواه بر
عالم بالا چه معنی دارد سایل باعتماد واعتقادیکه بخدمت سامی داشت از ذات
بابرکات مستفسر تحقیق این امر که نقل مطابق اصل است یا نه شده بود که خود
بدولت مقابله نموده آنچه حق باشد ارقام سازند که اطمینان حاصل میشود

درین صورت جواب رد مائة المسایل که در شاہجہان آباد طیار شود جواب
سوال سایل را از آن چه علاقه مقابله با کتب در بریلی چه امر محال بود
که بآن نپرداختند و بیفائده محض بشاہجہان آباد شتافتند ازین ادعای
سامی قول مخالفین ظاہر و باہر گردیده الغرض از تمام تحریر سامی
واضح و لائح که شان گرامی از جواب باصواب ہرگونه سوال و خطاب حتی
که مقابله کتاب خلو محض دارد و کتمان حق بر طبع ثاقب غالب امید که داشتیم
منقطع شد و سلسله کتابت و کلام درین باب و مقام اختتام نموده شد ھدانا
وھداکم الله لاتباع الحق وترک التعصب ویختم الله لنا ولکم بالخیر
تم الکلام والسلام خیر ختام جواب علماء شاہجہان آباد کا که بریلی کو گیا تھا
وہان کے بزرگ جناب مولوی یعقوب علی صاحب اور جناب مولوی رضا علی
خان صاحب اور مولوی احمد حسین صاحب وغیرہ دس صاحبو نکی مہرین اوسپر
ثبت ہوئین اور آخر مین لکھا ہی فی الواقع اسمین کچھ شک نہین که مائة المسایل
اور اربعین والے نے سراسر افترا اور سرقه کیا ہی نقل عبارات مین فقط او بعض اکابر
متقدمین کی تحریر سے معلوم ہوا که حافظ رحیم الله خان صاحب نے سوالات کو
اونکی معرفت شاہجہان آباد کو اپنے ہم مذہبوں کے پاس بھجوایا تھا قطب الدین
خان صاحب نے عذر کیا فرصت نہونے کا مولوی محبوب علی صاحب نے کہا
که سوالات کا جواب وہی ہی جو حافظ رحیم الله خان صاحب نے لکھا ہی اگر کہو تو
مین مہر کردون اور بھی تحقیق معلوم ہوا که سوالات ایک مدت تک حافظ احمد علی
صاحب سہارنپوری وغیرہ اس طریق والون کے پاس رہے اور ہر چند فکر

وکوشش کی کسی سے جواب بن نہ آیا اور حق کہدینے کی توفیق نہ پائی اس سبب
تحقیقات سے کہ اس طریق والے جواب نہ دے سکے اور سب عالموں نے صاف
صاف لکھدیا عاجز کو صاف معلوم ہوگیا کہ یہ کتابیں اور اونکے مصنف قابل
اعتبار کے نہیں ہیں اور وہابی مذہب ہیں مخالف اہل سنت وجماعت
کے اور برخلاف اسلاف واخلاف کے اور اصلا پاس دیانت وامانت اور
حقانیت وللہیت کا نہیں ہی ایسی بری بات سے بھی دین کے باب
مین جب اونکو احتیاط نہیں کہ جھوٹ نقل کریں کتاب مین لکھا ہو حلال
اوسی کتاب کے حوالہ سے حرام کہدین اونکا کیا اعتبار کیا جاوے کہ دنیا کی باتون
مین فاسق فاجر بھی جھوٹ سے پرہیز کیا کرتے ہین کہ سوائے گناہ کے یہ کام
سب کے نزدیک برا اور ذلیل ہی اور ڈر ہوتا ہی کہ اگر جھوٹ کھل گیا تو بڑی رسوائی
ہوگی یہہ قہر خدا کا دیکھو کہ دین کے مسلئون مین یہ جرأت کرنا نہ خدا کا خوف نہ
خلق کی شرم اور اونکے پیروون پر یہ آفت پڑگئی ہی کہ ہزار طرح سے پوچھے ہرگز
صاف بات حق حق نہیں کہتے اور حق پوشی غالب ہوگئی جمہور فقہاء مستندین
اور ائمہ مجتہدین اور نقاد محدثین اور اکابر مفسرین کے ساتھ یہ جرأت کہ اونکی
صحیح باتون کو اپنے مذہب جدید سے مخالف پاکر غلط اور خطا کہدینے مین
ذرا تامل نہیں کرتے اور کیا کیا بے باکیان کرتے ہین اور مولوی اسمٰعیل اور
مولوی اسحق کی ایسی کھلی ہوئی خطائین دیکھکر بھی یہہ کہنا کہ مثلاً مولوی
اسحق سے یا اونکی طرف جو کتاب منسوب ہے اوسمین خطا ہوگئی محال ہی
اپنے نزدیک اونکو نبی معصوم ٹھہرایا ہے بلکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

بھی خطا کی نسبت کرنے مین ان صاحبون کو تامل نہین ہے اللہ تعالی پناہ
مین رکھے انکے شر سے الغرض اس عاجز کو جو انکی شہرت اور اعتبار نسبت
خاندان باعظمت سے دھوکا تھا اللہ تعالی کی عنایت اور ہدایت سے
بالکل اوٹھہ گیا اور معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ مخالف ہین تمام سلف صالح اور اپنے
خاندان کے انکے طریق پر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ
سے لیکر صحابہ تک کوئی کفر و شرک سے نہین بچا نعوذ باللہ منہ اور اس رسالے
کے لکھنے اور مشہور کرنے سے دو مطلب ہین ایک خیر خواہی امت محمدیہ
علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کی کہ جیسا مین شبہے مین تھا اسی طرح صرف
شہرت و اعتبار کے باعث اور بھی بہت لوگ دھوکے مین ہین اس تحقیق
سے جیسی مجھے ہدایت ہوگئی اورون کو بھی ہو دوسرا مطلب یہ کہ ہر ایک
موافق مخالف کی نظر سے گذرے اگر کسی کو کچھ مخالف نقل اور اصل مین
کلام ہو تو مجھکو مطلع فرماوین کہ پھر اوسکی تحقیق کرون اور اس رسالہ کا نام
تحقیق الحقیقہ ہے کہ وہی اوسکی تاریخ ہے الحمد للہ رب العلمین
والصلوۃ والسلام علی شفیع المذنبین بالیقین
محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین فقط

تمام شد

غلطنامۂ کتاب مستطاب تصحیح المسائل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	من اجبہ	مع من اجبہ	۱۹	۳	یترک	بترک	۵۰	۱۴	وقسہ	وقد فسر
″	۹	استغیباط	استنباط	۲۲	۱۰	ودر المختار	در ردالمختار	″	۱۶	ظاہرا	زنہا
″	۱۰	طالی	حالی	″	″	کمایجوز	ای کمایجوز	″	۱۷	فی الناقوس	فی القوس
۳	۳	مایۃ	مائۃ	۲۳	۴	تردد	توردد	″	۱۸	فیصیر	فتصیر
۴	۷	مایۃ	مائۃ	۲۵	۱۱	اخفا نمودہ	اخفا نمودہ جائز	۵۱	۱۹	دلوکان	لیس الا دلوکان
۶	۱۲	مایۃ	مائۃ			یک قسم	اور یک قسم	۵۵	۷	نادرہت	نادرست
۵	۱۲	بقید	بقید	۲۶	۲	عمایت	غمایۃ	۵۶	۲	انداد	امداد
″	۱۸	مقولۃ	مقولہ	۲۷	۱۲	قوی تر	وقوی تر	۶۰	۱۸	مرتوار	مرجوار
۶	۱۲	قال	وقال	۳۲	۱۴	یقرب بل بقصد	من القرب بل	۶۱	۹	القداد	الضداد
″	۱۵	او وصول	وو صول				یقصد ذلک	۶۲	۱۴	برقول	برد قول
۷	۱	مراد	ومراد	۳۵	۱۶	ثمین	شبتین	۶۳	۹	الحج	دالحج
″	۹	تجبر	بجز	۳۶	۱۲	یعبد ای بذلل	معبد ای بذلل	″	۱۹	زہررۃ	زہرۃ
″	۱۶	یحرفون	کہ یحرفون	۳۸	۵	برماشی	برائی	۶۶	۱۰	بقر	بقیر
۹	۱۷	والہی	والنہی	۴۱	۱۹	منہ	علما منہ	۶۹	۱	عدالجنۃ	غزال تخشیۃ
۱۲	۱۶	بناکند	نمی کنند	″	۱۰	بالغ	البالغ	″	۴	قلبہ	تقلبۃ
		نشستن	نشستن دہانیدن	۴۳	۱۲	العد	العدرا	″	۱۰	المعانی	المعالی
۱۳	۱۱	زقارعۃ	وقارعۃ	۴۴	۱۰	العد	للہ	″	۱۲	فظفر	فتظفر
۱۴	۱۱	تما	لما	۴۵	۳	از مشایخ	مشایخ	۷۰	۳	الخج	بحج
۱۵	۱۳	المتاسک	المناسک	″	۴	مترر	ومقرر	″	۱۴	لیتقی	یتقی
″	۱۷	فیہا	فہما	۴۷	۵	محتاج	محتاج فقیر	″	۱۷	مرادا	مرارا
″	۱۸	قبلتہ	قبلۃ	″	۱۲	ہالک	ہالک اند	۷۱	۱	عزیز	غریر
۱۶	۸	الکراہتیہ	کراہۃ	۴۸	۱۴	مستون	ومسنون	″	۲	نحو الوصول	الوصول
۱۶	۳	یترک	بترک	″	۱۹	برزعم	برغم	۷۳	۱۱	تقلت	تغلت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۸	۳	فی الاضرر	فی الآخرة ضرر	۱۹۳	۲	دراؤ	ورای	۲۲۶	۱۵	ان اخلف	من تلق تخلف
〃	۱۰	لمن	من	〃	۱۷	بعده	وبعده	۲۳۱	۱۸	نزد	بوس نزد
			وجعل من الظلمین	۱۹۴	۸	فالحکه	فالحکمة	〃	۱۲	ہجرا عبده	ابجرا عبده
〃	۱۱	لانه	لانه	۱۹۵	۸	بالادله	بالادلة	۲۳۲	۲	نگردانند	نگردانید
〃	۱۱	ورصتها	ووصفها بانه	۱۹۶	۴	لیس	فاذن لیس	〃	۱۳	بمعی تصر	بمعی تعرب معشر
〃	۱۳	الاوحده	الاهو وحده	۱۹۷	۱	لوانعکس	لوانعکس لاانعکس	〃	〃	حدفا	خذفا
۱۵۹	۵	اینکون	ان یکون	〃	۱۲	وہو قول	وفی الشرح وہو قول	〃	۱۸	اعیاد	اعتیاد
	۱	من	سینی	۲۰۰	۱۹	حقیقت	حقیقة	۲۳۳	۹	اشارا	اشار
	۸	الفرتیه	الفریة	۲۰۲	۱۳	راست نمی شود	فتوی راست نمیشود	〃	۱۴	علی	علیّ
		نداریه	ندائیه	۲۰۴	۷	ونتیقی	وہو متنف	۲۳۴	۷	صیوم	صوم
		انکم	رانکم	〃	۹	لنجرمه	بجرمة	۲۳۵	۸	بمنزیارت	بزیارت
	۱۱	الکیر	الکبیر	〃	۱۵	الحدیث	اینحدیث	۲۴۲	۲	ستة	سنة
	۱۸	نبینا	نبیا	۲۰۶	۱	لغیره	الرجل لغیره	۲۴۳	۱۳	ابن حریر	ابن جریر
	۱۰	تخیر	تخبر	۲۱۲	۳	تابعین	وتابعین	۲۴۴	۴	تغلط	نغلط
	۱۸	فجر	وفجر	〃	۱۹	عنها	عنهم	۲۴۶	۱۳	ابن حریر	ابن جریر
	۱۴	الظهرة	الظهیرة	۲۱۳	۳	فی تخفیف	فی المجتبی تخفیف	〃	۱۰	ورمشو	ورمشهور
	۲	الادله	الادلة				بحق رکعتی الفجر	۲۴۸	۱۵	وحدیث	وحدیث
	۱۱	جوامع الجوامع	جمع الجوامع	〃	۱۹	لاتخلل	لاتخلل	۲۴۹	۸	اربعة	اربعة انواع
	۹	روایته	روایت	۲۱۵	۲	جرود	جردوا	۲۵۲	۵	بدیہات	بدیہیات
	۹	وانما تسل	فقتل تاہل عن	۲۱۹	۱۴	تشبهه	تشبه	〃	۱۰	نموده	نموده
			البجولز وانما غسل	۲۲۰	۱۰	وحش	ووحش	۲۵۴	۱۰	میثو	میشود
	۱۹	لبعد ست	بعد ماسمت	۲۲۳	۸	یول	یاول	۲۵۶	۱۶	ثیاب	ثیاب
	۷	مریح	بر بیح را	۲۲۵	۱۰	الفقة	الفقه	۲۵۸	۱۱	والربط	والربط
〃		تحریم	وتحریم	۲۲۶	۱۴	خلف	حلف		〃		